قرآن وحدیث اور اقوال علما کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے متعلق پیدا ہونے والے اعتراضات اور شکوک شبہات کے
جواب پر مشتمل رسالہ

کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام

کا سلیس اردو ترجمہ بنام

مصنف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ

ترجمہ، تخریج و تحقیق

مولانا انور علی مصباحی رام پوری

قرآن وحدیث اور اقوالِ علما کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے متعلق پیدا ہونے والے اعتراضات اور شکوک
وشبہات کے جواب پر مشتمل رسالہ
کتاب الإعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام
کا سلیس اردو ترجمہ بنام

نزول عیسیٰ علیہ السلام

-ایک مسلمہ حقیقت-

مصنف:

امام جلال الدین سیوطی شافعی

علیہ الرحمہ (۸۴۹-۹۱۱ھ)

ترجمہ وتخریج وتحقیق:

مولانا انور علی مصباحی رام پوری

ناشر:

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد دکن

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ کتاب بزبان اردو: 150 ۞ سلسلۂ اشاعت بزبان اردو: 78

۞......نام کتاب : کتاب الإعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام
۞......مصنف : امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (۸۴۹-۹۱۱ھ)
۞......اردو نام : نزول عیسیٰ علیہ السلام - ایک مسلمہ حقیقت-
۞......مترجم : مولانا انور علی مصباحی رام پوری
۞......تصحیح : مفتی محمد ناظم علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارکپور
۞......کمپوزنگ : محمد انور علی مصباحی رام پوری
۞......تحریک واہتمام : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی؛ جدہ شریف، حجاز مقدس
۞......اشاعت اول : 1441ھ/ 2020ء (بموقع عرس حافظ ملت شاہ عبد العزیز اشرفی مبارکپوری)
۞......ناشر : اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن-
۞......صفحات : 64
۞......ہدیہ :

۞ ملنے کے پتے ۞

☆......سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی- 09867934085
☆......اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد- 09502314649
☆......مکتبہ نور الاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآباد- 09966387400
☆......مکتبہ فیضان اشرفی، جامع اشرف، کچھوچھہ شریف- 09451619386
☆......عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد- 09440068759
☆......مدنی فاؤنڈیشن، ہبلی، کرناٹک- 08147678515
☆......مکتبہ سہروردیہ، گتی، اننت پور، آندھرا پردیش- 07013242112

فہرست مضامین

انتساب ---------------------------- 4

انتساب ازمترجم ---------------------------- 5

عرض ناشر-بشارت علی صدیقی اشرفی -------------- 6

عرض مترجم-مولانا انور علی مصباحی ------------ 8

تقدیم-حضرت مفتی ناظم علی مصباحی -------- 11

آغاز کتاب ---------------------------- 14

تعارف: اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن -------- 54

انتساب

امام اعظم

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

۞

غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی

۞

ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

۞

مجدد اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی

۞

محدث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

۞

سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

۞

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

۞

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو۔۔۔۔۔

❁ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی
❁ حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز
محدث مرادآبادی
❁ پیرو مرشد حضور تاج الشریعہ حضرت
علامہ اختر رضا خان ازہری
علیہم الرحمہ والرضوان

اور

❁ والدین کریمین کی جانب منسوب کرتا ہوں
جن کی دعاؤں نے اس ترجمہ کی لیاقت بخشی۔

محمد انور علی مصباحی رام پوری

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود وسلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت وطریقت پر۔

"نزول عیسیٰ علیہ السلام **- ایک مسلمہ حقیقت-"** عارف حق و عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (۸۴۹-۹۱۱ھ) کی کتاب "کتاب الإعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام" کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے بڑے ہی دل کش اور عالمانہ انداز سے اس کتاب میں **نزول عیسیٰ** علیہ السلام پر فاضلانہ بحث کی ہے اور اسی وجہ سے یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانے والی تمام کتب میں ایک جامع اور بنیادی کتاب ہے۔

حال ہی میں مولانا انور علی مصباحی رام پوری نے جامعہ اشرفیہ، مبارک پور سے رابطہ کیا اور کہا کہ انہوں نے ایک کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور وہ اس کی اشاعت میرے ادارے- **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** سے کروانا چاہتے ہیں۔ میں نے شروع میں معذرت کر لی کہ عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ کے لیے وقت بہت کم تھا، اور اتنے کم وقت میں کتاب شائع کر کے منظر عام پر لانا مشکل تھا۔ مگر، مولانا انور علی مصباحی کے اخلاص ولگن کو دیکھتے ہوئے میں نے رسالے کا نام پوچھا کہ موضوع اور مصنف کو دیکھنے کے بعد ہی اشاعت کے متعلق کچھ کہا جاسکتا تھا۔ جب مولانا موصوف نے رسالے نام- "کتاب

الإعلام بحکم عیسیٰ علیه السلام " بتایا تو مجھے ان کے حسن انتخاب پر بے حد خوشی ہوئی کہ انھوں نے ایک نہایت ہی اہم رسالے کا ترجمہ کیا ہے۔ پھر امام سیوطی سے میری ذاتی عقیدت ومحبت نے مجھے اس کتاب کو شائع کرنے پر مجبور کردیا۔ موجودہ دور میں اس موضوع کی اہمیت وافادیت کا اندازہ لگاتے ہوئے **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** یہ کتاب برِّصغیر کے اردو خواں اہل ذوق کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت الحمدللہ! مختلف اہم عربی کتب ورسائل کا اردو ترجمہ کرانے کی سعادت حاصل کی ہے، یہ کتاب **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کی 78 ویں اشاعتی پیش کش ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین واراکین "**اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**" کو مزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس۔

عرض مترجم

روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ دور حاضر میں نت نئے مسائل وفتن اور فاسد عقائد و نظریات جنم لے رہے ہیں جن میں سادہ لوح مسلمانوں کو الجھایا جا رہا ہے اور مختلف طریقوں سے انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہاں تک کہ منصوص و مقطوع اور بنیادی اسلامی عقائد پر حملے کیے جا رہے ہیں۔ تاریخ اسلام کے مطالعے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہ صرف آج کا المیہ نہیں بلکہ ابتدائے اسلام ہی سے اسلام دشمن عناصر ایسے فتنے برپا کرتے آئے ہیں۔ کبھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا گیا، کبھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا گیا اور کبھی عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور دوبارہ نازل ہونے کا انکار کیا گیا۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ یہ ایک انصاف پسند شخص پر مخفی نہیں۔

اس طرح کے بے شمار مسائل ہیں۔ انہیں مسائل میں سے قرب قیامت رونما ہونے والے واقعات مثلاً نزول عیسیٰ علیہ السلام، خروج دجال، امامت امام مہدی رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں جن کے بارے میں نہایت شدومد کے ساتھ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، لہذا ایسے گمراہ کن عقائد ونظریات کا ابطال بے حد ضروری تھا۔ اسی مقصد کے تحت اس رسالے "**کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام**" کو اُردو زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

انشاء اللہ اسے پڑھ کر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ذہنوں میں موجود خلجان دور ہوگا اور صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہی ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام کب اور کہاں تشریف لائیں گے؟ تشریف لانے کے بعد کیا اقدام کریں گے؟ کیا موجودہ مذاہب میں سے کسی کی تقلید کریں گے؟ کیا ان پر وحی نازل ہوگی؟ کیا اس شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والثناء کے مطابق احکام شرعیہ کا نفاذ

کریں گے؟ کیا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوں گے؟ کیا آپ مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے بے شمار مسائل کے تشفی بخش جوابات حاصل ہوں گے۔

اس رسالے کو منظر عام پر لانے کی ضرورت اس لیے بھی محسوس کی گئی کہ دور حاضر میں عصری تعلیم سے زیادہ شغف رکھنے والا طبقہ بالخصوص یونیورسٹیز و کالیجز سے تعلق رکھنے والا ان مسائل کا شافی ووافی جواب نہ ملنے کی وجہ سے ضلالت وگمراہی کے دلدل میں پھنس جاتا ہے اور صحیح تعلیم سے نابلد ہونے کی وجہ سے بسا اوقات اپنے ایمان وعقیدے سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

یہ کام چوں کہ مشکل تھا اور بے بضاعت علمی کا بھی احساس تھا، لیکن اللہ رب العزت کا فضل وکرم، والد محترم عالی جناب نقش علی، والدہ محترمہ کی دعا، اور قدم قدم پر مشفق اساتذہ کی رہنمائی اور مفید مشوروں نے اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچوا دیا۔

اس موقع پر سب سے پہلے میں اپنے کرم فرما اساتذہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور بالخصوص خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ ومولانا مفتی ناظم علی مصباحی مدظلہ العالی و النورانی کی بارگاہ میں تشکر وامتنان کی سوغات پیش کرتا ہوں جنھوں نے ایک گراں قدر مقدمہ تحریر فرما کر اس رسالے کی اہمیت دوبالا فرمائی، اپنی شب وروز کی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس رسالے کی تصحیح ونظر ثانی میں صرف کیا اور حضرت علامہ مولانا نفیس احمد مصباحی صاحب قبلہ استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا بھی جنھوں نے جگہ جگہ مشکل الفاظ کے ترجمے میں رہنمائی فرمائی۔ بعدہ اساتذہ منظر اسلام (بریلی شریف) اور اساتذۂ مدرسہ اشاعت العلوم پرسو پورہ (رام پور) کی بارگاہ میں سپاسنامہ پیش کرتا ہوں جنھوں نے مجھ جیسے بے نوا کو کسی لائق بنایا۔ شکریہ کی سوغات پیش کرتا ہوں مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی صاحب [بانی - اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن] کی جناب میں، جن کی امداد وتعاون سے یہ کتاب بنام "نزول عیسیٰ علیہ السلام - ایک مسلمہ حقیقت-" منظر عام پر آئی۔ اور برادر اکبر قاری محمد مرشد رضا صاحب کا دل سے شکر گزار ہوں جنکی شفقت ہمیشہ ہم کاب رہی۔

بڑی ہی ناسپاسی ہوگی اگر میں مولانا عبداللہ مصباحی وعزیزم مولانا محمد مظہر عالم مصباحی کوفراموش کردوں جنہوں نے اس طویل سفر میں میرا ساتھ دیا اور تمام متعلقین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کارخیر میں میرا تعاون کیا۔

خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس ہدیہ خلوص کو قبول فرمائے اور ان تمام حضرات کے علم وعمل اور عمر واقبال میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الأمین الکریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ أزکی التحیۃ و التسلیم۔

محمد انور علی مصباحی رام پوری

رام پور یو۔ پی (الہند)

نوٹ:-

کتاب کی تخریج وتحقیق میں اکثر انہیں کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں جو علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے ذکر کی ہیں اور جن کتابوں تک رسائی نہ ہو پائی وہاں دوسری معتمد کتابوں کے حوالے ذکر کیے گئے ہیں تخریج میں حوالے اصل کتاب سے دیکھ کر لیے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی ممکن ہے اس لیے اگر ترجمہ وتخریج میں کوئی خامی نظر آئے تو برائے اصلاح مطلع فرمائیں انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے گی۔

تقدیم

حضرت علامہ مفتی محمد ناظم علی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت آخری زمانے میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے آپ کی شریعت کے ان امور کا احیا فرمائیں گے جن پر لوگوں نے عمل کرنا ترک کر دیا ہوگا اس بارے میں حضرت خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے ۶ / جمادی الاولی ۸۸۸ھ بروز جمعرات سوال ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہونے کے بعد کس شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے؟ وہ اپنے اجتہاد سے حکم فرمائیں گے یا مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کے مطابق حکم فرمائیں گے اگر اپنے اجتہاد سے حکم فرمائیں گے تو جن احکام کا استنباط واجتہاد فرمائیں گے ان کے دلائل آپ تک کیسے پہنچیں گے؟ اور اگر مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کے مطابق حکم فرمائیں گے تو وہ کون سا مذہب ہے؟ اس طرح سے متعلق امور کے بارے میں آپ سے سوالات کیے گئے آپ نے ان سوالات کا شافی ووافی محققانہ جواب ارقام فرمایا اور اس پر وارد ہونے والے شکوک وشبہات کا دندان شکن جواب فرمایا اور اس کے بطن سے رونما فتنے کی بیخ کنی فرمائی اور ایک گراں قدر رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام "کتاب الإعلام بحکم عیسیٰ علیه السلام" رکھا اور آثار و

احادیث سے روشن استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ضرور عیسیٰ علیہ السلام کو عادل حاکم، امام منصف بنا کر اتارے گا۔ وہ ''روحاء'' کے راستے سے حج یا عمرہ کے لیے جائیں گے، میری قبر پر ٹھہریں گے، مجھے سلام کریں گے، میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول اور یاد رکھو! وہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔

نیز آپ نے اس حقیقت کو واشگاف فرمایا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم فرمائیں گے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب میں دیکھا جس میں انہوں نے فرمایا:

عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم صادر فرمائیں گے، لہذا اراجح یہی ہے کہ آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالمشافہ بلا واسطہ احادیث کا فیض حاصل کیا ہے، اسی لیے بعض محدثین نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے اور اس میں حضرت خضر والیاس علیہما السلام بھی شامل ہیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے "تجرید الصحابہ" میں ذکر کیا:

عیسیٰ علیہ السلام نبی اور صحابی دونوں ہیں، کیوں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے، لہذا آپ دنیا سے رخصت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ اس طرح سے اس کتاب میں علمی جواہرات بکھرے ہوئے ہیں۔

اس گراں قدر کتاب کے مطالعے سے خاتم الحفاظ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جلالت شان، محدثانہ ومحققانہ مقام کا اذعانِ تام ہوتا ہے اور اس موضوع سے متعلق کی گئی گفتگو کا یقین صادق ہوتا ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں تھی اس لیے اس کے افادہ کو عام وتام کرنے اور اس موضوع سے متعلق پیدا کیے جانے والے شکوک وشبہات کا خاتمہ کرنے کے لیے

جامعہ اشرفیہ کے گراں قدر فاضل جناب مولانا انور علی صاحب نے دل نشین اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اللہ عزوجل ان کی اس گراں قدر کوشش کو قبول انام بخشے۔ مزید علمی و قلمی خدمات کا ذوقِ صادق بخشے اور حالات کے تقاضوں کے مطابق علمی شہ پاروں کو عام کرنے کا ذوقِ حسین بخشے، ان کے علم وفضل کو فروغ واستحکام اور ترقی و بلندی بخشے، آسیب روزگار سے محفوظ فرمائے ان پر اپنی رحمتوں، عنایتوں اور کرم کے دروازے کھول دے۔

آمین بجاہ النبی الأمین الکریم علیہ و علی آلہ وصحبہ أزکی التحیۃ و التسلیم

محمد ناظم علی

خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یو۔ پی

۳ / ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ بروز ہفتہ

❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چھ جمادی الاولی ۸۸۸ھ بروز جمعرات میرے پاس درج ذیل سوال آیا:

جب آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو وہ اس امت میں کس شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے آیا اپنی شریعت کے مطابق یا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق؟ اگر جواباً یہ کہو کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے تو سوال یہ ہے کہ ان کے حکم لگانے کا طریقہ کیا ہوگا؟ کیا موجودہ مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کے مطابق حکم لگائیں گے یا اپنے اجتہاد سے؟ اگر یہ کہیں کہ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کے ذریعہ حکم صادر فرمائیں گے تو سوال یہ ہے کہ وہ کون سا مذہب ہے؟ اگر یہ جواب دیا جائے کہ وہ اپنے اجتہاد سے حکم صادر فرمائیں گے تو سوال یہ ہے کہ کس طرح ان تک وہ دلائل پہنچیں گے جن سے وہ احکام کا استنباط کریں گے کیا ان نقلی دلیلوں کے ذریعے جو اس امت کا خاصہ ہے یا پھر وحی ربانی کے ذریعے؟

اگر جواباً یہ کہو کہ وہ نقلی دلیلوں کے ذریعہ احکام کا استنباط کریں گے تو سوال یہ ہے کہ حدیث صحیح کو حدیث ضعیف سے کس طرح ممتاز کریں گے کیا حافظ حدیث نے جو حکم لگایا ہے اس کے ذریعے یا دوسرے طریقے سے؟ اگر یہ کہیں کہ نقلی دلیلوں کے ذریعے نہیں بلکہ وحی کے ذریعہ احکام کا استنباط کریں گے تو سوال یہ ہے کہ وہ کون سی وحی ہوگی وحی الہامی یا پھر کوئی فرشتہ وحی لائے گا اگر کوئی فرشتہ وحی لائے گا تو وہ کون سا فرشتہ ہوگا؟

مزید یہ کہ بیت المال کی پونجی اور اس کے اراضی میں کیسے حکم لگائیں گے؟

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کے متعلق وضاحت

تقریباً دو مہینے پہلے ۱۴/ ربیع الاول بروز جمعہ یہ سوال میرے سامنے پیش کیا گیا۔ ایسے شخص نے یہ سوال کیا جو میرے والد صاحب کا شاگرد ہے۔ ویسے تو اس نے چند سوالات کئے جن کے جوابات میں نے مختصر طور پر دے دیے (اس کے علاوہ) انہی سوالات میں سے ایک سوال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرشتوں کے حیا کے متعلق بھی تھا۔ جس کے جواب میں میں نے تاریخ ابن عساکر سے دو غریب حدیثیں نقل کر کے اپنی کتاب تاریخ الخلفا میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سوانح میں درج کی ہیں۔ یہاں اب میں (پہلے سوال کا جواب) کتابی شکل میں بالتفصیل بیان کر رہا ہوں جس میں بطورِ سند احادیث، آثار اور اقوال علما پیش کروں گا۔

عیسی علیہ السلام کس شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے؟

اس سوال کا جواب

سائل کا اعتراض ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے یا اپنی شریعت کے مطابق؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے نہ کہ اپنی شریعت کے مطابق جیسا کہ اس پر اقوال علما، احادیث اور اجماع موجود ہے۔

اقوال

[ا]-امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے " معالم السنن " میں حدیث کا جز نقل فرمایا: إن عیسی یقتل الخنزیر- کہ عیسی (علیہ السلام) خنزیر کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد فرمایا:

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ خنزیر کا قتل واجب ہے، اور یہ کہ وہ نجس العین ہے، کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق ہوگا نہ کہ اپنی

شریعت کے مطابق، اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اگرچہ آخری زمانے میں ہوگا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تا قیام قیامت کے لیے ہے۔[معالم السنن، ص: ۸۹۹، مطبوعہ، جامعہ أم القری مکة]

[۲]-شرح مسلم میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہماری شریعت کو منسوخ کریں گے اور نہ ہی ایسی کوئی حدیث ہے بلکہ احادیث صحیحہ اس بات کی شاہد ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے، ہماری شریعت کے مطابق حکم لگائیں گے اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان امور کو زندہ فرمائیں گے جن پر لوگوں نے عمل کرنا ترک کر دیا ہوگا۔

[شرح مسلم، ص: ۱۷۰۱، کتاب الفتن، حدیث، ۲۹۴۲، مطبوعہ بیت الافکار الدولیة مکہ]

احادیث

[۱]-حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کریں گے، آپ کے دین پر ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے، پھر قیامت واقع ہوگی۔[اخرج احمد فی مسندہ، حدیث: ۲۰۴۱۳، ص: ۱۴۷۷، مطبوعہ بیت الافکار الدولیة مکہ/ واخرجه البزاز والطبرانی]

[۲]-حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا دجال دنیا میں رہے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کریں گے، آپ کے دین پر ہوں گے، ہدایت یافتہ امام اور حاکم عادل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔[اخرجه الطبرانی فی الکبیر، ج: ۷، ص: ۳۱۹/ و اخرجه البیهقی فی البعث]

[۳]-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، لوگوں کی امامت کریں گے اور جب رکوع سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے:

سمع اللہ لمن حمدہ، قتل اللہ الدجال، و أظهر المومنین

اللہ نے حمد سن لی، اللہ نے دجال کو قتل کیا اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمایا۔

[اخرج ابن حبان، ص: ۱۸۱۵؛ حدیث: ۶۸۱۲، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان]

وضاحت

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس دن اپنی نماز میں: سمیع اللہ لمن حمدہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے، کیوں کہ حالت رکوع میں: سمع اللہ لمن حمدہ کہنا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور میں نے اس کو معجزات وخصائص کے باب میں ذکر کیا ہے۔[أخرج ابن حبان فی صحیحہ؛ ص: ۱۸۱۵؛ حدیث: ۶۸۱۲، دار المعرفۃ بیروت]

[۴]-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، پنج وقتہ نمازیں پڑھیں گے اور جمعہ قائم کریں گے۔[کنز العمال، ص: ۶۱۷؛ ج: ۱۴؛ حدیث: ۳۹۷۲۰؛ موسوسۃ الرسالۃ، وأخرجہ ابن عساکر]

اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ آپ ہماری شریعت کے مطابق عمل کریں گے کیوں کہ پنج وقتہ نمازیں اور جمعہ کی نماز اس امت کے علاوہ کسی امت میں نہ تھیں۔

[۵]-حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں، آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی ہیں جو کہ میرے اہل بیت سے ہیں۔[کنز العمال؛ ج: ۱۴؛ ص: ۲۶۹، حدیث: ۳۸۶۸۲، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔ ورواہ ابن عساکر]

عیسی علیہ السلام موجودہ مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کے ذریعے حکم لگائیں گے یا اجتہاد کریں گے؟

سوال:

سائل کا سوال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں موجودہ مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کے ذریعہ حکم لگائیں گے یا اپنا اجتہاد کریں گے؟

جواب:

یہ سوال سائل سے زیادہ عجیب ہے اور اس سے زیادہ عجیب اس کا یہ قول ہے کہ: مذاہب اربعہ میں سے کس مذہب کے مطابق حکم لگائیں گے۔

یہاں شاید سائل نے یہ سمجھ لیا کہ شریعت کے مذاہب صرف چار میں منحصر ہیں اگر سائل نے یہ سمجھا ہے تو اس کا یہ سمجھنا غلط ہے، اس لئے کہ اس امت میں بے شمار مجتہد ہوئے ہیں، تمام صحابہ کرام مجتہد تھے، تابعین، تبع تابعین وغیرہ بھی مجتہد تھے۔ کچھ صدیوں پہلے تقریباً دس ایسے مذاہب تھے جن کی لوگ تقلید کرتے تھے اور ان کی کتابیں بھی مدون ہیں۔ رہے سب دس مذاہب تو وہ یہ ہیں۔ جن میں سے چار مشہور ہیں یعنی مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ، مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ، مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ، مذہب امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور باقی یہ ہیں۔ مذہب سفیان ثوری، مذہب اوزاعی، مذہب لیث بن سعد، مذہب اسحاق راہویہ مذہب ابن جریر، مذہب امام داؤد رحمہم اللہ تعالی۔

ان میں سے ہر ایک مذہب کے ماننے والے تھے۔ جو اپنے امام کے قول کو لیتے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ لیکن پانچویں صدی کے بعد ان علما کے وصال اور عوام کی پس ہمتی کی وجہ سے ان مذاھب کے ماننے والے معدوم ہو گئے (اور موجودہ مذاہب اربعہ باقی رہے) لہذا مذاہب تو بہت ہیں اس کے باوجود سائل نے مذاہب کو چار میں کیسے منحصر کر دیا؟ پھر عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ کسی مذہب کی تقلید کرے؟

علمائے کرام فرماتے ہیں:

ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہ کرے!

جب ایک امتی مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کرسکتا تو پھر نبی کے بارے میں کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ کسی مذہب کی تقلید کریں گے۔

اب اگر سائل یہ کہے کہ مذکورہ دلیل سے واضح طور پر متعین ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اجتہاد کریں گے تو میں کہوں گا:

نہیں، ایسا نہیں ہے اور نہ ہی مذکورہ دلیل سے متعین ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اجتہاد فرمائیں گے، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس وحی کے ذریعے حکم فرماتے تھے جو وحی آپ پر قرآن کی صورت میں نازل ہوتی تھی لیکن پھر بھی اسے اجتہاد یا تقلید نہیں کہا جاتا۔

عیسیٰ علیہ السلام اِس شریعت کو کیسے جانیں گے اور کیسے احکام صادر فرمائیں گے؟

رہا سائل کا یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام (نہ اجتہاد کریں گے نہ تقلید کریں گے تو) اس شریعت کے احکام کیسے جانیں گے اور کیسے حکم صادر فرمائیں گے؟

تو اس کے تین طریقے ہو سکتے ہیں:

پہلا طریقہ

پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہر نبی اپنے زمانے سے پہلے اور بعد کی تمام شریعتوں کو جانتا تھا۔ وہ اس طرح کہ کچھ باتیں انہیں جبرائیل علیہ السلام کی زبانی وحی الٰہی کے ذریعے ہوئیں تھیں اور کچھ باتوں کا علم ان کتابوں کے ذریعے ہوتا تھا جو ان پر اترتی تھیں۔ اس کے متعلق روایات بھی موجود ہیں۔

مثلاً:

[۱]- احادیث و آثار میں وارد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوش خبری سنائی کہ میرے بعد احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائیں گے اور آپ نے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل شریعت کے بارے میں بتایا جو کہ میری شریعت کے مخالف ہوگی۔ (یعنی ان کی شریعت کے مسائل میری شریعت کے مسائل سے مختلف ہوں گے) اسی طرح موسیٰ اور داود علیہما السلام کا واقعہ ہے۔

[۲]- حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہا:

اے پروردگار! میں توریت میں سب سے بہتر امت کا ذکر پاتا ہوں جو لوگوں میں ظاہر ہوگی، بھلائی کا حکم دے گی، برائی سے روکے گی اور اللہ پر ایمان لائے گی اے اللہ! تو اسے میری امت بنادے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: وہ تو احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کی:

اے پروردگار! میں توریت میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جسے امتوں میں آخری

اور بروز قیامت پہلا مقام حاصل ہوگا۔اے اللہ! تو اسے میری امت بنا دے اللہ تعالی نے فرمایا: وہ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت ہے۔

پھر عرض کی:

اے میرے رب! میں توریت میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جن کی کتابیں ان کے سینوں میں محفوظ ہوں گی، وہ اس کو پڑھیں گے جب کہ اس سے پہلے کے لوگ کتابوں کو دیکھ کر پڑھتے اور انہیں یاد نہ کرتے؛ اے اللہ! تو اسے میری امت بنا دے۔اللہ تعالی نے فرمایا وہ تو احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت ہے۔

پھر عرض کی:

اے پروردگار! میں توریت میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جو اپنے صدقات اپنے پیٹوں میں کھائے گی حالاں کہ اس سے پہلے جب کوئی شخص اپنا صدقہ نکالتا ہے تو اس پر آگ بھیجی جاتی ہے جو اس کو کھا لیتی ہے (یہ صدقات قبول ہونے کی نشانی ہے) اور اگر وہ صدقات (عند اللہ) مقبول نہ ہوتے تو آگ انہیں نہ کھاتی۔(یہ صدقات قبول نہ ہونے کی نشانی ہے) اے اللہ! تو اس کو میری امت بنا دے۔اللہ تعالی نے فرمایا: وہ تو احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت ہے۔

پھر عرض کی:

اے پروردگار! میں توریت میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں کہ جب ان میں سے کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس پر کچھ گناہ نہیں لکھا جائے گا، ہاں اگر اس کا ارتکاب کرے گا تو اس پر ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔اور اگر ان میں سے کوئی شخص نیک کام کا ارادہ کرے اور عمل نہ کرے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر وہ کام کر لے تو اس کے حق میں دس سے لے کر سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھی جائیں گیں۔اے اللہ! تو اس کو میری امت بنا دے اللہ تعالی نے فرمایا: وہ تو احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت ہے۔[اخرج البیہقی فی دلائل النبوہ، ج ۱، ص ۳۷۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، واخرج أبو نعیم الأصبہانی فی دلائل النبوہ، ص ۶۸، حدیث ۲۷، مطبوعہ بیروت۔ وتاریخ ابنِ عساکر، ج ۳، ص ۳۹۵، ۳۹۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت]

خلاصہ

یہ تمام احکام (شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہیں جو کہ پہلی شریعتوں کے خلاف ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے بیان فرمایا۔اور موسیٰ علیہ السلام نے ان کو وحی کے ذریعے جانا نہ کہ اجتہاد و تقلید سے۔

(اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ اجتہاد فرمائیں گے اور نہ ہی تقلید کریں گے کیوں کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے ان تمام احکام کو وحی الٰہی کے ذریعے جانا جو کہ ایک نبی ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک نبی ہیں وہ بھی تمام احکام کو بذریعہ وحی جان لیں گے۔)

[۳]-حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ "زبور" میں داؤد علیہ السلام سے ہم کلام ہوا اور فرمایا:

اے داؤد! عنقریب آپ کے بعد ایک نبی آئیں گے جن کا نام احمد و محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا۔وہ سچے نبی ہوں گے، میں ان سے کبھی ناراض نہ ہوں گا اور نہ ہی وہ کبھی میری نافرمانی کریں گے، میں نے ان کے سبب ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے۔ان کی امت مرحومہ ہے۔میں نے دیگر انبیا کی طرح انہیں نوافل عطا کئے اور ان پر وہی چیزیں لازم کیں جو دیگر انبیا و رسل پر لازم کیں یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں آئیں گے کہ ان کا نور انبیا کے نور کی طرح ہوگا۔اور میں نے اور انبیا کی طرح ان پر ہر نماز کے لیے طہارت حاصل کرنا فرض کیا، ساتھ ہی ساتھ غسل جنابت، جہاد اور حج کا بھی حکم دیا۔

اور اے داؤد! میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی ہے۔میں نے انہیں ایسی خصلتیں عطا کی ہیں جو ان کے علاوہ کسی اور امت کو عطا نہیں کیں۔وہ خصلتیں یہ ہیں۔میں خطا و نسیان پر ان سے مواخذہ نہیں فرماؤں گا، استغفار کرنے پر ان سے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو بخش دوں گا، وہ خوش دلی کے ساتھ جو بھی عمل اپنی آخرت کے لیے بھیجیں گے اس کا ثواب جلد عطا کروں گا اور ان کے لیے میرے پاس دونا دوں ثواب ہے۔اگر وہ مصائب و آلام پر صبر کر کے إنا لله وإنا اليه راجعون کہیں گے، تو میں انہیں برکت و رحمت اور جنات نعیم کی ہدایت دوں گا۔اور اگر وہ مجھ سے دعا کریں گے تو

میں ان کی دعا قبول فرماؤں گا بایں طور کہ یا تو وہ اس کا صلہ جلد دیکھ لیں گے یا اسے ان کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنادوں گا۔ [اخرجه البیهقی فی دلائل النبوه، ج:۱، ص: ۳۸۰، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان]

[۴]-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا:
توریت میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کیسے پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

آپ کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ وہ محمد ابن عبداللہ ہیں۔ ان کی جائے پیدائش مکہ معظّمہ، ان کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ اور ان کا ملک (سلطنت) شام ہوگا۔ وہ نا تو فحش گو ہوں گے اور نہ ہی بازاروں کا چکر لگانے والے ہوں گے، وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیں گے بلکہ درگزر فرما کر معاف فرمادیں گے، ان کی امت اللہ کی خوب حمد گزار ہوگی، ہر خوشی پر اللہ کی حمد کرے گی، ہر کامیابی پر اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرے گی، اپنے اعضاے وضو کو دھوئے گی، ازار (تہبند) باندھے گی، وہ نمازوں میں ایسے ہی متوجہ ہوں گے جیسے جنگوں میں متوجہ ہوتے ہیں، مساجد میں ذکر الٰہی کے وقت ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی گنگناہٹ کی طرح گونجیں گیں اور ان کی اذانیں فضا میں سنائی دیں گیں۔ [رواه الدارمی فی مسنده، ص: ۹۵، ح: ۱۰، باب علامات النبوة، مطبوعه دار البشارة الاسلامیه بیروت]

[۵]-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے اوصاف انجیل میں اس طرح ہیں (میں) احمد متوکل ہوں، جائے پیدائش مکہ مکرمہ، ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہے، میں نہ تو بد خلق ہوں گا اور نہ سخت مزاج، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دوں گا بل کہ درگزر کر کے معاف فرمادوں گا، میری امت اللہ تعالی کی خوب حمد گزار ہوگی، ہر خوشی پر اللہ کی حمد بیان کرے گی، ہر کامیابی پر اللہ کی بڑائی بیان کرے گی، ازار باندھے گی، اپنے اعضاے وضو کو دھوئے گی، کتابیں سینوں میں محفوظ ہوں گی، نمازوں کے لیے ایسے ہی صف بندی کرے گی جیسے جنگوں کے لیے کرے گی۔

[۶]-حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس امت (امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اوصاف اللہ کی نازل کردہ کتاب میں اس طرح موجود ہیں کہ وہ لوگوں پر ظاہر ہوگی، ان کو بھلائی کا حکم دے گی، برائی سے روکے گی، اول و آخر کتاب پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے قتال کرے گی، یہاں تک کہ کانا دجال کو بھی قتل کرے گی، وہ اللہ کی بہت حمد کرنے والی اور حق فیصلہ کرنے والی ہوگی۔ جب ان میں سے کوئی کام کا ارادہ کرے گا تو انشاء اللہ کہے گا۔ اور جب کسی بلند مرتبے پر فائز ہوگا تو اللہ کی بڑائی بیان کرے گا اور جب کسی وادی میں اترے گا تو اللہ کی حمد بیان کرے گا، مٹی ان کے لیے طاہر و مطہر ہوگی، زمین کا ہر حصہ ان کے لیے مسجد ہوگا۔ جہاں چاہیں گے جنابت سے پاکی حاصل کریں گے، پانی نہ ملنے کی صورت میں ان کا مٹی سے طہارت حاصل کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے پانی سے طہارت حاصل کرنا، ان کے اعضا آثار وضو سے چمکتے ہوں گے۔[اخرجه أبو نعيم فی دلائل النبوه]

خلاصہ

یہ تمام احکام ہماری شریعت کے ہیں جو پہلی تمام شریعتوں کے خلاف ہیں۔ جن کو اللہ تعالی نے اپنے انبیا علیہم السلام سے ان پر نازل کردہ کتابوں میں بیان فرمایا ہے۔ اس تعلق سے اور بھی احادیث و آثار وارد ہیں لیکن طوالت کے خوف سے میں نے ان کو ترک کر دیا ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ انبیا علیہم السلام تمام واقعات وحالات کو جانتے تھے)

ہاں یہاں ان آثار کو بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے انبیا علیہم السلام سے ان کی کتابوں میں اِس امت میں واقع ہونے والے حوادث و فتن، خلفا اور بادشاہوں کے حالات بیان فرمائے ہیں وہ آثار یہ ہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر

حضرت ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

کتاب اول میں لکھا ہوا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بارش کے قطروں کی طرح ہے جہاں گرتے ہیں فائدہ پہنچاتے ہیں۔[رواہ ابنِ عساکر؛ ج:۳۰؛ ص:۳۳۸، مطبوعہ دار الفکر]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا:

توریت میں آپ میرے اوصاف کس طرح پاتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: ہم پاتے ہیں کہ وہ زور آور بادشاہ ہوں گے، اللہ کے معاملے میں کسی کی ملامت کا خوف نہ کریں گے، ان کے بعد ایک خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) ہوں گے، جن کو ظالم لوگ قتل کریں گے، اس کے بعد آزمائش کا دور شروع ہو جائے گا۔ [رواہ ابو نعیم فی الحلیہ؛ ج:٦، ص:٢٦، مطبوعہ بیروت]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسقف کو بلایا اور فرمایا:

کیا تم اپنی کتاب میں میرے متعلق کچھ پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: ہاں! ہمیں اس میں آپ کے اوصاف و اعمال ملتے ہیں۔ [رواہ ابن عساکر؛ ج: ٣٣؛ ص:٥١٢؛ دار الکتب العلمیہ]

جنگ صفین کا ذکر

[٤]-حضرت محمد بن یزید ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قیس بن خرشہ اور کعب احبار ایک ساتھ سفر میں تھے جب وہ مقام صفین پہنچے تو کعب احبار کچھ دیر ٹھہرے، اور غور و فکر کیا پھر فرمایا:

اس جگہ مسلمانوں کا اتنا خون بہایا جائے گا کہ اتنا خون کسی دوسری جگہ نہیں بہایا گیا ہوگا۔ قیس بن خرشہ نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ کیوں کہ یہ بات تو غیب سے ہے جس کو اللہ تعالی نے اپنے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ تو کعب احبار نے فرمایا: روئے زمین کا ایک بالشت بھی ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں توریت میں نہ لکھ دیا گیا ہو وہ توریت جس کو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام پر نازل فرمایا یہاں تک کہ جو کچھ زمین پر ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا وہ بھی توریت میں لکھا ہوا ہے۔ [رواہ البیہقی فی دلائل النبوہ/وفی المعجم الکبیر؛ ج:١٨؛ ص:٣٤٥]

[٥]-حضرت ہشام بن خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ زمین و آسمان عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ پر چالیس سال تک روئیں گے۔ [رواہ ابنِ عبد اللہ فی زوائد الزھد۔ والحلیۃ]

اس موضوع پر اور بھی آثار موجود ہیں جن کو کتاب المعجزات میں ذکر کیا ہے۔

دلائل کا حاصل

مذکورہ آثار سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا سے اس امت کے متعلق جملہ احکام اور اس میں رونما ہونے والے تمام حوادث وفتن کو بیان فرمایا ہے، تو انبیاے اکرام نے انہیں وحی الٰہی کے ذریعے جانا نہ کہ اجتہاد وتقلید سے فلہٰذا، انہیں کسی قسم کی اجتہاد وتقلید کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

پہلے طریقے پر اعتراض

اس طریقے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کے مطابق قرآن کریم کے تمام مضامین کا پہلی کتابوں میں ثابت ہونا لازم آتا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، (بلکہ یہ صحیح ودرست ہے) اور اس کے ثبوت میں دلیلیں بھی موجود ہیں۔

[۱]-اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وإنه لتنزيل رب العالمين.نزل به الروح الأمين.على قلبك لتكون من المنذرين.بلسان عربي مبين.وانه لفي زبر الأولين

[سورہ شعراء؛پ:۱۹،آیت:۱۹۲تا۱۹۶]

ترجمہ:

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الأمین لے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں اور بے شک اس کا ترجمہ اگلی کتابوں میں ہے۔

[۲]-حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فرمان:"وانه لتنزيل رب العالمين" میں (ہ) ضمیر سے قرآن پاک مراد ہے۔[تفسیر إبن حاتم کامل مکتبه نزار الباز مكة المكرمه؛ص۲۸۱۷]

[۳]-اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد:"وانه لفي زبر الأولين" میں "زبر الأولين" سے "کتب الأولين" مراد ہے یعنی قرآن پاک پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔[ص:۲۸۱۹؛ تفسیر إبن حاتم مطبوعة مذكورة]

[٤]-حضرت عبد الرحمن بن زید اسلم رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

یہ قرآن ان کتابوں میں موجود ہے جو اولین پر نازل کی گئیں۔[تفسیر ابن حاتم، ص: مذکورہ]

[۵]۔حضرت مبشر بن عبید قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد باری تعالیٰ: "اولم یکن لھم آیۃ" کی تفسیر کی اور فرمایا:

اس آیت کا مطلب ہے:

"أولم یکن لھم القرآن آیۃ أن یعلمه علماء بنی إسرائیل"

اور کیا یہ قرآن ان کے لئے نشانی نہ تھا کہ اس کو علماے بنی اسرائیل جانتے تھے۔

[اخرجه إبن أبی حاتم فی تفسیرہ، ص: ۲۸۱۹، مطبوعة مذکورة]

مذکورہ آیت کریمہ اور سلف صالحین کے اقوال سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ قرآنی مضامین پہلی تمام کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذہانت و فطانت

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی اسی بات کی صراحت فرمائی ہے وہ اس طرح کہ آپ نے آیت کریمہ "أو لم یکن لھم آیۃ الخ" سے (حالت نماز) میں عربی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں میں تلاوتِ قرآن کو ثابت کیا اور فرمایا: قرآن پاک پہلی کتابوں میں موجود ہے اور ان کی زبانیں عربی نہ تھیں۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن جو تمہارے پاس موجود ہے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے، اگر قرآنی مضامین پہلی کتابوں میں موجود نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کو اس صفت کے ساتھ بیان نہ فرماتا۔ چناں چہ فرمایا:

وأنزلنا إلیك الکتٰب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتٰب و مهیمنا علیه فاحکم بینهم بالقسط

ترجمہ:

اور اے محبوب [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق

فرماتی اوران پر محافظ و گواہ۔[سورہ مائدہ؛آیت:٤٨]

وضاحت

[١]۔حضرت ابنِ جریج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قرآن پہلی ان تمام کتابوں کا امین ہے جن کے متعلق اہل کتاب نے ہمیں خبر دی ہے، اگران کا مضمون قرآن میں موجود ہے تو وہ سچے ہیں ورنہ جھوٹے۔[اخرجه ابن جرير فی تفسيره؛ص:٤٨٧؛ج:٨؛مطبوعه دار الهجر قاهره]

[٢]۔حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرمایا:

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے توریت، زبور، انجیل میں نازل فرمایا قرآن پاک اس کی تصدیق کرنے والا ہے۔ جو چیز اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے وہ پہلی تمام کتابوں اور ان کے بارے میں رونما ہونے والے واقعات کے حق ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔

[أخرجه ابن جرير الطبری فی تفسيره؛ص:٤٩٠؛ج:٨؛مطبوعه دار الهجر قاهره]

[٣]۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إن هذا لفی الصحف الاولی صحف ابراهیم و موسی

ترجمہ:

بے شک یہ اگلے صحیفوں میں ہے ابراہیم اور موسی کے صحیفوں میں۔[سورۃ الاعلیٰ؛آیت:١٨,١٩]

[٤]۔بزاز نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب آیت:

إن هذا لفی الصحف الاولی صحف ابراهیم و موسی

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ سب ابراہیم وموسیٰ کے صحیفوں میں موجود تھا (علیہما السلام)۔

[٥]۔نیز حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ (سورۃ الاعلی) ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔[سورۃ الاعلیٰ؛آیت:١٨,١٩]

[٦]۔ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی سُدّی سے روایت ہے کہ یہ (سورۃ الاعلی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں اس طرح موجود تھی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل

فرمایا۔[تفسیر حاتم مذکورہ حوالہ]

[۷]۔ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ:

إن هذا لفي الصحف الاولى؛ قرآن کریم کا تمام مضمون آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔[تفسیر ابنِ حاتم مذکورہ حوالہ]

[۸]۔اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان بھی ہے:

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بما فی صحف موسیٰ و ابراهیم الذی وفیٰ الاّ تزر وازرۃ وزر أخری

کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔[سورۃ النجم آیۃ: ۳۶،۳۷،۳۸]

خلاصه

ان آیات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ قرآنی مضامین پہلی کتابوں میں موجود ہیں۔یہاں پر عیسیٰ علیہ السلام کے شریعت کی معرفت حاصل کرنے کا پہلا طریقہ مکمل ہوا۔

دوسرا طریقه

عیسیٰ علیہ السلام کا شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت کا دوسرا طریقه

وہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرآن میں غور و فکر کر کے ان تمام احکام شرعیہ کو سمجھ لیں گے جو اس شریعت سے متعلق ہوں گے اور انہیں احادیث کی طرف مراجعت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام احکام شرعیہ کو قرآن سے سمجھا، کیوں کہ قرآن مقدس تمام احکام شرعیہ کا جامع ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان احکام کو اپنے فہم خاص کے ذریعے سمجھا پھر اپنی امت کے لیے احادیث میں ان کی تشریح فرمادی۔لیکن امت اُس ادراک سے محروم ہے جو اللہ تعالی نے اپنے انبیا کو عطا فرمایا ہے، ہاں! عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی ہیں لہذا کوئی بعید نہیں کہ وہ قرآن سے تمام احکام شرعیہ کو ایسے ہی سمجھیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا۔

ہمارے اس قول کی تائید میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام احکام شرعیہ کو قرآن سے سمجھا بہت ساری دلیلیں موجود ہیں ملاحظہ ہو۔

[۱]۔امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امت کے لیے جتنے بھی احکام صادر فرمائے ہیں ان سب کو آپ نے قرآن سے سمجھا۔[مقدمہ بیضاوی]

[۲]۔اس قول کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں وہی چیز حلال کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور وہی چیز حرام کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔

[۳]۔یہ بھی امام شافعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ تمام احکام جو ائمہ بیان فرماتے ہیں، حدیث پاک کی تشریح ہیں اور حدیث قرآن کی تشریح ہے۔

[٤]۔نیز فرمایا:

دین کے معاملے میں کسی کے ساتھ جو بھی مسئلہ پیش آئے، کتاب اللہ میں اس کی صحیح رہنمائی موجود ہے۔[رفع الحاجب عن مختصر ابن الحاجب، ج:۱،ص: ۳۲۲،دار الکتب العلمیہ]

[٥]۔ابن برجان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ قرآن میں ہے یا اس کی اصل قرآن میں موجود ہے خواہ وہ اصل قریب ہو یا بعید (یعنی کوئی قرآن کو جلد سمجھ لیتا ہے اور کوئی دیر سے) اسے سمجھا جس نے سمجھا، اس سے محروم رہا جو محروم رہا۔آپ کے تمام احکام اور فیصلوں کا بھی یہی حال ہے۔[الاتفاق فی علوم القرآن، ص:۱۹۰۹،المملکة العربیة السعودیة]

[٦]۔بعض علمانے فرمایا کہ جس کو فضل الٰہی سے قرآن فہمی حاصل ہے اس کے لیے قرآن پاک سے ہر مسئلے کا استخراج ممکن ہے۔جیسا کہ بعض علمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کا تریسٹھ سال ہونا اللہ تعالیٰ کے ارشاد: **ولن یؤخر اللہ نفسا إذا جاء أجلها واللہ خبیر بما تعملون** سے ثابت کیا ہے۔[سورۃ المنافقون ،آیت: 11] کیوں کہ یہ تریسٹھویں سورت ہے اور اس کے بعد سورہ تغابن ہے جو آپ کی عدم موجودگی میں دھوکا دہی ظاہر کرتی ہے

ترجمہ:

اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[الاتقان فی علوم القرآن:۱۹۱۰،مطبوعہ المملكة العربية السعودية]

[۷]۔امام مرسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا:

قرآن اولین وآخرین کے علوم کا اس طرح جامع ہے کہ ان کا مکمل اور حقیقی علم متکلم حقیقی (اللہ تعالیٰ) کو ہے۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوائے ان علوم کے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ خاص فرمالیا ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان علوم کا ایک بڑا حصہ، بڑے بڑے صحابہ کرام نے بیان کیا۔جن میں خلفائے اربعہ،حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ شامل ہیں۔(رضی اللہ تعالیٰ عنہم) یہاں تک کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو ضرور میں اسے کتاب اللہ میں تلاش کرلوں گا۔[الاتقان فی علوم القرآن، ج:۲،ص:۱۳۶،مکتبہ حجاز قاهرة،منهج المدرسة العقلية الحديثة فی التفسير الرسالة العلمية ص،۲۱۴ مکتبہ،جامعة ام القرىٰ مكة المكرم]

[۸]۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب فتنے کھڑے ہونے والے ہیں لوگوں نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فتنوں کا علم کیسے ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کتاب اللہ سے، اس لئے کہ اس میں اول وآخر کی تمام چیزوں کی خبریں اور تمہارے معاملات کے احکام موجود ہیں۔[ترمذی، ج۲،ص۱۱۴،مجلس بركات الجامعة الأشرفية مبارك پور]

[۹]۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل شيء [سورۃ النحل؛آیت:۸۹]

ترجمہ:

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

[۱۰]۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ما فرطنا فی الکتٰب من شیء [سورۃ الانعام؛ آیت: ۳۸]

ترجمہ:

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

[۱۱]۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إن الله تعالى لو أغفل شيئا لاغفل الذرة والخردلة و البعوضة

اللہ تعالیٰ اگر کسی چیز کا بیان چھوڑتا تو ضرور وہ ذرہ، رائی کا دانہ اور مچھر ہوتے۔

[ورواہ ابن ابی حاتم/الاکلیل فی استنباط التنزیل؛ص: ۱۲ مکتبہ دار الکتب العلمیہ]

[۱۲]۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص علم حاصل کرنا چاہے تو وہ قرآن پاک کا علم حاصل کرے کیوں کہ قرآن پاک میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔ [الجامع لشعب الایمان؛ ج: ۳، ص: ۳۴۷؛ مکتبۃ الرشد ریاض۔ رواہ سعد بن منصور فی مسندہ]

[۱۳]۔ نیز فرمایا:

قرآن میں ہر چیز کا علم نازل کیا گیا اور اس میں ہمارے لیے ہر چیز کو بیان کر دیا گیا، لیکن ہمارا علم اس میں بیان کردہ علوم کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ [روح المعانی؛ ج: ۶؛ ص: ۱۹۰؛ مکتبہ ادارۃ الطباعۃ المنیرۃ۔ ورواہ إبن أبي حاتم/وابن جریر فی تفسیرھما]

[۱٤]۔ یہ بھی فرمایا کہ جب میں تم سے کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو میں کتاب اللہ سے اس کی تصدیق کی خبر دیتا ہوں۔ [مرقاۃ المفاتیح؛ ص: ۳۷۰ ذر ج ۱، دار الکتب العلمیہ/ والاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۱۹۰۷، مکتبہ مرکز الدراسات القرانیہ۔ ورواہ إبن أبي حاتم]

[۱۵]۔ حضرت سعید ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ تک کوئی حدیث ایسی نہیں پہنچی جس کا مصداق میں نے قرآن میں نہ پایا ہو۔ [تفسیر طبری؛ ج: ۱۵، ص: ۲۷۹]

خلاصہ

مذکورہ تمام باتوں سے ثابت ہوا کہ مکمل شریعت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفاظ قرآن کے تحت موجود ہے۔ ہاں اس کا ادراک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہیں کرسکتا، اسی لیے بعض

علماے کرام نے فرمایا:

قرآنی عبارات عام لوگوں کے لیے، اشارات خاص لوگوں کے لیے، لطائف اولیا کے لیے اور حقائق انبیا کے لیے ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں تو وہ قرآن سے مضامین کو سمجھیں گے اور اسی کے مطابق حکم لگائیں گے اگر چہ وہ حکم انجیل کے خلاف ہو۔

یہی معنا ہے حدیث: یحکم بشرع نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے۔

یہاں تک دو طریقے مکمل ہوئے جن میں سے ہر ایک کا احتمال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے ذریعے اس شریعت کے احکام کی معرفت حاصل کریں گے۔ اور ان دونوں طریقوں کا ماخذ و مرجع انتہائی قوی و مضبوط ہے۔

طریقہ ثالث

عیسیٰ علیہ السلام کا شریعت کی معرفت کا تیسرا طریقہ

تیسرا طریقہ وہ ہے جس کی طرف علماے کرام کی ایک بڑی جماعت نے اشارہ فرمایا ہے جن میں امام سبکی وغیرہ (رحمھم اللہ) بھی ہیں۔ ان علما نے فرمایا نبی ہونے کے باوجود عیسیٰ علیہ السلام کا شمار امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے اور وہ صحابہ کرام کے زمرے میں داخل ہیں۔ کیوں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی حیات میں ملاقات کی، ان پر ایمان لائے، اور ان کی تصدیق کی۔ لیلۃ الاسراء (شب معراج) کے علاوہ کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ جن میں سے ایک ملاقات مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اس کے متعلق روایات بھی موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

[۱]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اچانک ہم نے ایک چادر اور ایک ہاتھ دیکھا۔ ہم نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہاتھ اور چادر کس کے ہیں جو ہم نے دیکھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی تم نے دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو آپ نے

فرمایا: وہ عیسیٰ علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھے سلام پیش کیا۔[رواہ ابن عدی فی الکامل؛ ج:۶؛ص:۲۱؛مطبوعہ دار الفکر بیروت/تاریخ ابن عساکر؛ ج:۴۷؛ص:۴۸۵؛مطبوعہ دار الفکر بیروت]

[۲]۔نیز بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ دوسری حدیث میں ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔اچانک میں نے آپ کو کسی نادیدہ شخص سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا۔ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو کسی نادیدہ شخص سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام تھے۔میں نے ان کا انتظار کیا جب وہ اپنے طواف سے فارغ ہو گئے تو میں نے انہیں سلام کیا۔[تاریخ ابن عساکر؛ج:۴۷؛ص:۴۸۵؛مطبوعہ دار الفکر بیروت]

وضاحت

یہاں یہ ممکن ہے کہ عیسی علیہ السلام نے ملاقات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شریعت کے احکام حاصل کر لیے ہوں اگرچہ وہ احکام بظاہر انجیل کے خلاف ہوں، کیوں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور امت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم صادر فرمائیں گے۔تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احکام کو براہ راست حاصل کیا۔

[۳]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول، اور یاد رکھو وہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔[تاریخ ابن عساکر؛ج:۴۷؛ص:۴۹۲؛مطبوعہ دار الفکر بیروت]

[۴]۔مصنف۔(علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

میں نے امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب میں دیکھا جس میں انہوں نے فرمایا:

عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم صادر فرمائیں گے، لہٰذا راجح یہی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالمشافہ بلاواسطہ احادیث کا فیض حاصل کیا ہے، اسی لیے بعض محدثین نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے جن میں حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام بھی شامل ہیں۔[الرسائل المصطفویہ،کامل؛

ص:۹۰؛دار الکتب العلمیہ]

[۵]۔امام ذہبی نے "تجرید الصحابہ" میں کہا:

عیسیٰ علیہ السلام نبی اور صحابی دونوں ہیں، کیوں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے لہذا آپ دنیا سے رخصت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔[تجرید الصحابہ؛ ج:۱؛ص:۴۳۲، ۴۶۷۳]

طریقہ چہارم

عیسیٰ علیہ السلام کا شریعت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت کا چوتھا طریقہ

(بتوفیق اللہ) میرے ذہن میں ایک چوتھا طریقہ بھی آیا ہے وہ یہ ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کریں گے۔لہذا اس وقت آپ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضرورت کے مطابق احکام شرعیہ اخذ کرنا کوئی بعید نہیں۔میں نے اس طریقے کے ثبوت میں چار امور سے استدلال کیا ہے:

پہلا طریقہ

[۱]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہوں اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ کر پکاریں تو ضرور میں ان کا جواب دوں گا۔[مسند ابی یعلی؛ ج:۱۱؛ص:۴۶۲؛مطبوعہ دار المامون التراث/تاریخ ابن عساکر؛ ج:۴۷؛ص:۴۹۳؛مطبوعہ دار الفکر]

[۲]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ضرور عیسیٰ علیہ السلام کو عادل حاکم امام منصف بنا کر اتارے گا۔وہ روحاء کے راستے سے حج یا عمرہ کے لیے جائیں گے،میری قبر پر ٹھہریں گے، مجھے سلام کریں گے، میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔[تاریخ ابن عساکر؛ ج:۴۷؛ص:۴۹۳؛ دار الفکر بیروت]

دوسرا طریقہ

[۱]۔ دوسرا امر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیاتِ طیبہ میں انبیا علیہم السلام کو دیکھتے تھے اور ان سے ملاقات بھی فرماتے تھے جیسا کے گزرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت طواف میں عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔

[۲]۔ نیز حدیث صحیح ہے کہ شب معراج جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو آپ نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

[۳]۔ اور یہ بھی حدیث صحیح ہے: الانبیاء أحیاء یصلون، یعنی: تمام انبیا علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ انبیائے کرام کو دیکھیں گے ان سے ملاقات کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہی میں شامل ہیں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شریعت کے تمام ضروری احکام حاصل کرلیں گے۔

تیسرا طریقہ

ائمہ کرام کی ایک جماعت نے تصریح فرمائی کہ حالت بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرنا اور آپ سے ملاقات کر کے فیوض و برکات حاصل کرنا یہ ولی کی کرامت سے ہے۔ اس بات کی صراحت کرنے والوں میں امام غزالی، امام بازی، تاج بن سبکی، عفیف یافعی جیسے ائمہ شافعیہ اور امام قرطبی، ابن ابی جمرہ، ابنِ حاج جیسے ائمہ مالکیہ شامل ہیں۔

حکایت

ایک ولی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے، اس فقیہ نے ایک حدیث بیان کی تو ولی نے فرمایا: یہ حدیث باطل ہے۔ فقیہ نے کہا: آپ کو کیسے معلوم؟ ولی نے فرمایا: یہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تیرے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں: میں نے اس حدیث کو بیان نہیں فرمایا۔ فقیہ کے سامنے سے پردے ہٹ گئے اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لی۔ [سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین؛ ص:۳۹۷؛ دار الکتب العلمیہ]

حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لو حجبت عن النبی ﷺ طرفة عين ما عددت نفسي مع المسلمين
اگر رسول اللہ ﷺ ایک لمحہ کے لیے بھی میری نگاہوں سے اوجھل ہوتے تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہ مانتا۔[تقریب الاصول لتسھیل الوصول لمعرفة اللہ والرسول، ص:۹۵، بیروت]

وضاحت

جب اولیاء اللہ کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو عیسیٰ علیہ السلام تو ایک نبی ہیں وہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ نبی کریم ﷺ سے جب چاہیں جہاں چاہیں ملاقات کریں اور ضرورت کے مطابق احکام شرعیہ حاصل کرلیں۔ نہ اجتہاد کی ضرورت پیش آئے، نہ کسی امام کی تقلید کی حاجت۔

چوتھا طریقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نے بکثرت احادیث بیان کیں اور لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا:

لئن نزل عيسى ابن مريم قبل أن أموت لأحدثنه عن رسول الله ﷺ فيصدقني

یعنی اگر عیسیٰ علیہ السلام میرے وصال سے قبل نزول فرماتے اور میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتا تو ضرور وہ میری تصدیق فرماتے۔[الاشاعة لاشراط الساعة، ص:۱۴۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ]

لہذا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول:

(فیصدقنی) اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام احادیث نبویہ کے عالم ہوں گے اور انہیں کسی بھی امتی سے احادیث اخذ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہاں تک نبی کریم ﷺ سے (براہ راست) احادیث اخذ کرنے والے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی روایات کی تصدیق اور تزکیہ کے لیے آپ علیہ السلام کے محتاج ہیں۔

یہ مذکورہ سوال کا آخری جواب تھا۔

نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی یا نہیں؟

جی ہاں! نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی اس کے متعلق احادیث بھی وارد ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں ارشاد فرمایا:

لوگ اسی حال میں ہوں گے تبھی اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا؛ تو وہ (زعفران رنگ کے جوڑے میں) دمشق کے مشرق میں سفید منار کے پاس اس حال میں اتریں گے کہ آپ کے دونوں ہاتھ فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔ اس کے بعد آپ دجال کا پیچھا کریں گے تو اسے مقام لد کے مشرقی دروازے پر پاکر قتل کردیں گے پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کی جانب وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندے ظاہر کیے ہیں جن سے قتال کی کسی میں ہمت نہیں، آپ میرے بندوں کو کوہ طور کی جانب لے جائیں؛ چناں چہ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا۔[مسند امام احمد بن حنبل؛ حدیث:۱۷۶۶۹؛ ص:۱۲۷۴؛ بیت الافکار الدولیۃ]

مذکورہ حدیث سے واضح ہوگیا کہ نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام پر وحی اترے گی اور ظاہر یہی ہے کہ وحی لانے والے جبرائیل علیہ السلام ہوں گے بلکہ یہی قطعی اور یقینی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، کیوں کہ انبیا تک وحی پہنچانا ان کا کام ہے اور آپ (جبرائیل) اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان سفیر ہیں، کوئی دوسرا فرشتہ اس کام کے لیے مشہور نہیں ہے۔

(اور اس بات کی تصدیق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے آپ فرماتی ہیں کہ ورقہ بن نوفل نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

جبریل أمین اللہ بینہ و بین رسلہ

یعنی جبرائیل علیہ السلام اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان امین ہیں۔[رواہ أبو نعیم فی دلائل النبوہ؛ ج:۱؛ ص:۲۲؛ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ]

ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کتاب اللہ میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کا بیان ہے اور یہ جملہ امور تین فرشتوں کے سپرد ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام ، میکائیل علیہ السلام ، عزرائیل علیہ السلام۔[تفسیر ابن ابی حاتم،۳۲۸۱، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز]

جبرائیل علیہ السلام کے مشاغل

کتب الٰہیہ اور وحی کا انبیا علیہم السلام تک پہنچانا، جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی ہلاکت کا ارادہ فرمائے تو اس کو ہلاک و برباد کرنا، نیز جنگوں میں انبیا و صالحین کی مدد کرنا یہ سب جبرائیل علیہ السلام کے کام ہیں۔

میکائیل علیہ السلام کے مشاغل

بارش برسانے اور کھیتیاں اگانے کا کام میکائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔

عزرائیل علیہ السلام کا کام

روحوں کو قبض کرنے کا کام ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔

قیامت کے دن یہ تینوں فرشتے اپنے امور کی ادائیگی کو لوح محفوظ میں لکھے ہوئے امور سے ملائیں گے تو برابر پائیں گے۔[رواہ ابن حاتم فی تفسیرہ/وابو الشیخ بن حیان فی کتاب العظمۃ، ص:۸۱۱]

حضرت عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قیامت میں سب سے پہلے حساب و کتاب جبرائیل علیہ السلام سے ہوگا کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان امین ہیں۔[رواہ ابن حاتم]

حضرت خالد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان امین ہیں، میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کتابیں لینے والے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام دربان کی طرح ہیں۔[رواہ الشیخ فی العظمۃ،۱۳۵، دار الکتب العلمیہ/والحبائك فی اخبار الملائك، ص:۱۸، دار الکتب العلمیہ]

افضل فرشتے اور ان کے مشاغل

[۱]۔ حضرت عکرمہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کسی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک

زیادہ مکرم ہیں؟ آپ نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام

رہے جبرائیل علیہ السلام تو وہ جنگوں میں مدد کرنے والے اور رسولوں کے پاس آنے جانے والے ہیں، میکائیل علیہ السلام سے زمین پر ہونے والے بارش کے ہر قطرے اور اگنے والے ہر پتے کے امور متعلق ہیں، عزرائیل علیہ السلام کے ذمے خشک وتر میں رہنے والے ہر بندے کی روح قبض کرنا ہے اور اسرافیل علیہ السلام ان کے (یعنی فرشتے) اور اللہ کے درمیان امین ہیں۔[رواہ أبو الشیخ فی العظمة عن عکرمة بن خالد؛ ج:۳؛ص:۸۱۱؛مطبوعہ دار الکتب العلمیہ]

[۲]۔حضرت عبدالعزیز بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فرشتوں میں جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خادم کے نام سے مشہور ہیں۔[المجالس الوعظیة؛ ج:۱؛ص:۱۷۸، دار الکتب العلمیہ]

[۳]۔حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی حکم کے متعلق وحی فرمانا چاہتا ہے تو وہ لوح محفوظ اسرافیل علیہ السلام کے پاس آکر ان کی پیشانی پر زور دیتی ہے۔

آپ (علیہ السلام) سر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو لوح محفوظ میں وہ حکم لکھا ہوا پاتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں۔وہ آپ کی بات پر لبیک کہتے ہیں تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے فلاں چیز کا حکم دیا گیا ہے۔جبرائیل علیہ السلام یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آتے ہیں اور وحی پیش کرتے ہیں۔[المجالس الوعظیة؛ ج:۱؛ص:۱۷۸؛دار الکتب العلمیہ/ ورواہ ابن عاصم فی کتاب السنة]

[۴]۔جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا حکم فرماتا ہے تو لوح محفوظ ان تمام احکام کو لے کر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے پاس آتی ہے، آپ علیہ السلام اسے ملاحظہ کر کے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں وہ آپ کی ندا پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔اس کے بعد معاملات پہلی حدیث کے مطابق ہیں۔[کتاب العرش؛ ج:۲؛ص:۱۴۹؛مکتبہ اضواء السلف ۔ورواہ ابو الشیخ عن أبی بکر الھذلی]

[۵]۔لوح محفوظ عرش سے معلق ہے۔جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو

اسے لوح محفوظ میں لکھ دیتا ہے۔ پھر لوح محفوظ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے پاس آ کر ان کے ماتھے کو کھٹکھٹاتی ہے۔ اسرافیل علیہ السلام اس میں احکام کو دیکھتے ہیں اگر وہ حکم آسمان والوں کے متعلق ہوتا ہے تو وہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیتے ہیں اور اگر زمین والوں کے متعلق ہوتا ہے تو وہ اسے جبرائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اسی لیے قیامت میں سب سے پہلے حساب و کتاب لوح محفوظ سے ہوگا، جب اسے بلایا جائے گا تو اس کے کاندھے خوف الٰہی کی وجہ سے کانپ رہے ہوں گے۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے میرا پیغام پہنچایا؟ تو وہ کہے گی: ہاں! اس سے گواہ طلب کیا جائے گا تو وہ اسرافیل علیہ السلام کو گواہ کے طور پر پیش کرے گی۔ اس پر اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ ان کے کاندھے بھی کانپتے ہوں گے۔ ان سے سوال ہوگا کیا تمہیں لوح محفوظ نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ اس کا اقرار کریں گے ہاں! تو لوح محفوظ کہے گی:

الحمد للہ الذی نجانی من سوء الحساب

اللہ تعالی نے مجھے برے حساب سے نجات بخشی۔

[المجالس الوعظیۃ، ص: ۱۷۸، ج: ۱، دار الکتب العلمیہ/ورواہ ابو الیشخ عن ابن سنان]

[٦]۔ بروز حشر اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو ان کے کاندھے خوف الٰہی سے کانپ رہے ہوں گے ان سے کہا جائے گا:

جو کچھ لوح محفوظ نے تم کو پہنچایا اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: میں نے جبریل علیہ السلام کو پہنچا دیا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا ان کے کاندھے بھی خوف خدا سے کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا: تم نے اس پیغام کا کیا کیا جو اسرافیل علیہ السلام نے تم کو پہنچایا؟ وہ عرض کریں گے: اے پروردگار! میں نے وہ پیغام رسولوں تک پہنچایا۔ پھر رسولوں کو بلا کر کہا جائے گا تم نے ان پیغاموں کا کیا کیا جو جبرائیل علیہ السلام نے تم تک پہنچائے؟ وہ عرض گزار ہوں گے: اے پروردگار! وہ پیغام ہم نے لوگوں تک پہنچا دیے۔ [کتاب العظمۃ، ص: ۱۳۵، دار الکتب العلمیہ]

اس آیت کریمہ کا بھی یہی مضمون ہے:

فلنسئلن الذین أرسل الیھم ولنسئلن المرسلین

ترجمہ:

تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔[سورہ اعراف؛ آیت نمبر:٦]

[٧]۔حضرت ابنِ ابی جبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بروز حشر سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا:

کیا تو نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں، میں نے اس کو جبرائیل علیہ السلام کو پہنچایا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا اسرافیل (علیہ السلام) نے تم کو میرا وعدہ پہنچایا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں۔

اس پر اسرافیل علیہ السلام کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا تم نے میرے پیغام کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے پروردگار! میں نے وہ پیغام رسولوں کو پہنچایا۔ پھر رسولوں کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا: کیا جبریل (علیہ السلام) نے تم تک میرا پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں۔اس پر جبرائیل علیہ السلام کو چھوڑ دیا جائے گا۔
مذکورہ آثار سے ثابت ہوا کہ انبیا علیہم السلام کی جانب وحی پہنچانے کا کام صرف وصرف جبرائیل علیہ السلام کا ہے۔[اخرج ابن المبارک فی الزهد، حديث:١٥٩٨، دار الكتب العلميه و المجالس الوعظية، ج:١، ص:١٦٨، دار الكتب العلميه]

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے وحی بذریعہ اسرافیل علیہ السلام لیتے ہیں۔[الزوائد والرقائق، ص:٤٣٣، حديث:١٥٩٨]

کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جبرائیل علیہ السلام زمین کی جانب اترتے ہیں؟

لوگوں میں جو مشہور ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد زمین کی جانب نہیں اتریں گے یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے، اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اس کے بطلان پر دلیلیں موجود ہیں۔

[۱]۔حضرت میمونہ بنت سعد فرماتی ہیں:

میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنبی شخص (بغیر غسل کیے) سوسکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ وہ وضو کرکے سوئے، کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ناپاکی کی حالت میں مرجائے تو اس کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف نہ لائیں۔[المعجم الکبیر؛ ج:۲۵؛ص:۳۶؛حدیث]

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جبرائیل علیہ السلام زمین کی جانب اترتے ہیں اور ہر اس مومن کی موت کے وقت تشریف لاتے ہیں جس کی موت پاکی کی حالت میں ہوئی ہو۔

مندرجہ ذیل حدیث بھی اس بات کی شاہد ہے کہ جبرائیل علیہ السلام زمین کی جانب اتریں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

دجال جب مکہ کے پاس سے گزرے گا تو وہ ایک عظیم شخص کو دیکھ کر کہے گا: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: میں میکائیل (علیہ السلام) ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر وہ مدینہ کے پاس سے گزرے گا تو ایک عظیم شخص کو دیکھ کر کہے گا: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے روکوں۔[کتاب الفتن؛ ج:۲؛ ص:۲۶۹؛ ح:۱۵۲۶/ورواہ ابونعیم والطبرانی]

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: تنزل الملائکة والروح فیھا کی تفسیر کرتے ہوئے ضحاک بن قیس نے فرمایا کہ یہاں روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، وہ ہر سال فرشتوں کے ساتھ شب قدر میں اترتے ہیں اور مسلمانوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ [المجالس الوعظیة، ص:۱۸۳، ج:۱، دار الکتب العلمیہ]

مذکورہ دلائل سے ثابت ہو گیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بھی زمین کی جانب اترتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام پر کون سی وحی نازل ہوگی وحی حقیقی یا وحی الہامی؟

کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام (دنیا میں) تشریف لائیں گے تو ان پر وحی الہامی کا نزول ہوگا نہ کہ وحی حقیقی کا حالاں کہ یہ قول دو باتوں کی وجہ سے ساقط اور مہمل ہے:

ایک یہ کہ یہ قول صحیح مسلم وغیرہ سے پیش کی گئی حدیث نبوی کے مخالف ہے۔ امام حاکم نے اسے ان الفاظ کے ساتھ اپنی مستدرک میں بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اسی حال میں ہوں گے تبھی اللہ تعالیٰ ان کی جانب وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں جن سے قتال کی کسی میں ہمت نہیں، لہذا آپ میرے بندوں کو کوہ طور کی جانب لے جائیں الخ۔ [مسند امام احمد بن حنبل، حدیث: ۱۷۶۲۹، ص: ۱۲۷۴، بیت الافکار الدولیة/ ورواہ الحاکم فی المستدرک]

اور فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ یہ وحی حقیقی ہے نہ کہ وحی الہامی۔

دوسری بات یہ کہ زاعم کا یہ گمان کرنا کہ وحی حقیقی کا نزول نہ ہوگا یہ غلط اور بے بنیاد ہے، اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی ہیں لہذا ان پر وحی کے نازل ہونے سے کون سی چیز مانع ہو سکتی ہے؟ ہاں اگر اس کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے وصف نبوت ختم ہو چکا ہے تو اس کا یہ قول قریب کفر ہے کیوں کہ نبی سے وصفِ نبوت کبھی ختم نہیں ہوتا یہاں تک کہ ان کے وصال کے بعد بھی۔ اور اگر اس کا یہ خیال ہے کہ نبی کے لیے وحی کا اترنا ایک زمانے کے ساتھ خاص

ہے تو یہ خیال بغیر دلیل ہے (اور بغیر دلیل کے دعوی قبول نہیں ہوتا) اور اس کے بطلان پر دلیل بھی موجود ہے (جس سے ثابت ہوگا کہ وصفِ نبوت نبی کے ساتھ دائمی طور پر متصل رہتا ہے کبھی ان سے جدا نہیں ہوتا)۔

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک کتاب میں تقریباً یہی معنی بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے اس بات کا عہد لیا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے زمانے میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائیں، ان کی نصرت وحمایت کریں اور اپنی امت کو بھی اس بات کا حکم دیں۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وعظمت اور اعلی قدر ومنزلت کا جو بیان ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور یہ بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے زمانے میں تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن انبیا کے بھی رسول ہوتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے تمام لوگوں کے لیے عام ہوتی، پہلے کے تمام انبیا اور ان کی امتیں آپ کی امت ہوتیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی: بعثت للناس کافة (میں تمام لوگوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا) آپ کے زمانے سے قیامت تک کے لوگوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اس میں پہلے کی تمام امتیں بھی شامل ہیں۔ [الرسائل المصطفویه فی الرسالة المحمدیة میں علامہ سبکی کا رسالہ ہے: التعظیم و المنة، ص: ۱، مکتبہ دار الکتب العلمیه]

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تک فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیا کے نبی ہیں۔ اگر آپ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ وعیسیٰ کے زمانے میں مبعوث ہوتے تو ان پر اور ان کی امتوں پر واجب تھا کہ وہ آپ پر ایمان لاتے اور آپ کی نصرت وحمایت کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا سے اسی بات کا عہد لیا ہے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت ان سب کے لیے معنیً ثابت ہے، لیکن یہ معاملہ اس پر موقوف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان حضرات کی ملاقات ثابت ہو۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے زمانہ میں موجود ہوتے تو ضروری تھا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے۔ اسی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام جب آخری زمانے میں تشریف لائیں گے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ پر عمل کریں گے اور اپنی نبوت سے بھی موصوف ہوں

گے۔اورانہیں نبوت کی بزرگی بھی حاصل ہوگی۔ یہ غلط ہے کہ وہ ایک عام امتی ہوں گے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ ہاں وہ اس امت کا حصہ ہوں گے بایں معنی کہ ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واجب ہوگی اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم صادر فرمائیں گے۔ وہ تمام احکام امر و نہی جو قرآن وسنت میں مذکور ہیں، آپ علیہ السلام سے اس طرح متعلق ہوں گے جس طرح تمام امت سے متعلق ہیں۔اور وہ بدستور صاحب عزت وکرامت نبی ہوں گے، ان کی نبوت میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ یوں ہی اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے زمانے میں یا موسیٰ، نوح، آدم و ابراہیم علیہم السلام کے زمانے میں مبعوث ہوتے تو ان حضرات کی نبوت ورسالت بھی حسب سابق باقی رہتی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے نبی و رسول ہوتے۔تو ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت عام وشامل وعظیم تر ہے۔ یہ مکمل کلام امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ [الرسائل المصطفویه فی الرسالة المحمدیة، ص:۸۹، دار الکتب العلمیه]

اس سے معلوم ہوگیا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہوں گے اور اپنی نبوت سے متصف بھی اور ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے جبرائیل علیہ السلام وحی بھی لے کر آئیں گے۔

مگر زاعم نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ صحیح مسلم کی حدیث مؤول ہے جس میں وحی سے مراد وحی الہامی ہے نہ کہ وحی حقیقی۔

جواب:

لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کہنا غلط ہے، کیوں کہ اہل اصول حدیث کے نزدیک تاویل یہ ہے کہ:

لفظ کو کسی دلیل کی بنیاد پر اس کے ظاہری معنی سے دوسرے معنی کی جانب پھیرا جائے۔

اگر اس کے پاس دلیل نہ ہو تو وہ تاویل نہیں بلکہ لغو ہے۔ چوں کہ یہاں بھی بلا دلیل تاویل کی گئی ہے لہٰذا یہ حدیث کے ساتھ کھلواڑ ہے تاویل نہیں۔

زاعم: اس تاویل کی دلیل ہے جس میں اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

لا وحی بعدی
میرے بعد کوئی وحی نہیں۔

جواب:

اس لفظ کے ساتھ یہ حدیث باطل ہے(اور **زاعم** نے اس کو اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے اپنی طرف سے گڑھا ہے۔)

سوال:

اس کی ایک اور دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا نبی بعدی
میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جواب:

یہ حدیث حدیث صحیح تو ہے لیکن اس میں تمہاری بات کی کوئی دلیل نہیں، کیوں کہ اس حدیث کا مقصد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو اپنی شریعت لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کر دے۔ شارحین حدیث نے اس حدیث کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔[جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں فرمایا: لیس المراد بنزول عیسی أن ینزل بشرع ینسخ شرعنا یعنی عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری شریعت کو منسوخ کر دیں گے۔]

اب **زاعم** سے یہ پوچھا جائے کہ کیا تو حدیث "لا نبی بعدی" سے معنی مذکور نہ لے کر اسے ظاہر پر محمول کرتا ہے اگر ایسا ہے تو تجھ پر دو امروں میں سے کوئی ایک امر لازم آئے گا:

پہلا:

(۱)۔عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی نفی۔
(۲)عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت کی نفی۔ اور یہ دونوں امر کفر ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق
علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا سوال
سوال:

(علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک سوال اور اس کا جواب نقل فرما رہے ہیں جو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں):

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نزول فرمائیں گے تو کیا وہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حافظ ہوں گے یا علماء کرام سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کر کے اجتہاد فرمائیں گے؟ اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب:

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دیا کہ اس بارے میں کوئی صریح مضمون تو وارد نہیں ہوا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے مقام عالی شان کے لائق ہے کہ وہ براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ کر کے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہی احکام نافذ فرمائیں جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوں، کیوں کہ حقیقت میں عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب اور خلیفہ ہوں گے۔ واللہ اعلم

امام مہدی رضی اللہ عنہ اور ان کی امامت

(علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں):

اسی طرح مجھے بعض منکرین کے بارے میں خبر ملی کہ وہ ان احادیث کا انکار کرتے ہیں جن میں یہ وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو صبح کی نماز امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھیں گے۔ اور یہ بھی کہ انہوں نے اس انکار پر ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھنا نبی کی شایانِ شان نہیں کیوں کہ اس کا مقام بہت اونچا ہے۔ لیکن منکرین کی یہ بات بہت تعجب خیز ہے (کہ وہ ایک غلط تاویل کرتے ہیں) کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

(۱) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیث بیان فرماتے ہوئے سنا جس میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت نزول فرمائیں گے تو لوگوں کے پیشوا ان سے کہیں گے:

اے روح اللہ! تشریف لائیے اور نماز پڑھایئے۔ تو آپ ارشاد فرمائیں گے: اے لوگوں! تم اس امت کی ایک جماعت ہو اور تم میں کا بعض بعض کا امیر ہے لہذا آپ ہی نماز پڑھایئے۔ تو لوگوں کے امیر (یعنی امام مہدی رضی اللہ عنہ) آگے بڑھیں گے اور نماز پڑھائیں گے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ہتھیار لے کر دجال کی طرف چل پڑیں گے۔ [مستدرك للحاكم، ج۴، ص: ۵۲۵، حديث: ۸۴۷۳]

(۲) صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا حال ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ [رواه البخاري والمسلم والامام احمد]

(۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دجال خروج کرے گا پھر اس حدیث کو بالتفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تبھی عیسیٰ علیہ السلام لوگوں میں اتریں گے اس وقت اقامت نماز کہی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ: اے روح اللہ! آگے بڑھیے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا امام آگے بڑھے اور نماز پڑھائے۔ [رواہ الامام احمد فی المسند، ج:۱۲؛ حدیث: ۱٤٨٩٥؛ دارالحدیث، قاہرہ]

(۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی بنیاد پر غالب رہے گا یہاں تک کہ عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام مبعوث ہوں گے تو لوگوں کے پیشوا آپ سے نماز پڑھانے کو کہیں گے۔ آپ فرمائیں گے:

آپ ہی اس کے زیادہ مستحق ہیں اس لیے کہ تم میں کا بعض بعض کا پیشوا ہے اور اللہ

تعالیٰ نے یہ اکرام صرف اسی امت کو بخشا ہے۔[تاریخ ابن عساکر، ج:۴۷،ص:۵۰۰،دار الفکر/ کنز العمال، ج:۱۴،ص:۳۳/ورواہ مسلم]

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا:

لوگوں کا امام (انہی میں سے) ایک نیک صالح مرد ہوگا جو نماز فجر پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکا ہوگا تبھی عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگیں گے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ علیہ السلام امام کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے:

آپ آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے کیوں کہ نماز کی اقامت آپ ہی کے لیے کہی گئی ہے، تو صبح کی نماز وہ امام ہی پڑھائیں گے (اور آپ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے) نماز سے فارغ ہوکر عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھولو! دروازہ کھولا جائے گا تو دروازے کے پیچھے دجال موجود ہوگا۔[رواہ ابو داؤد وابن ماجہ، ح:۴۰۷۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی بنیاد پر قتال کرتا رہے گا اور قیامت تک غالب رہے گا کہ اسی درمیان عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو لوگوں کے امیر آپ سے نماز پڑھانے کو کہیں گے، آپ منع کریں گے اور فرمائیں گے تم میں سے بعض بعض کا امین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز اسی امت کے لیے رکھا ہے۔

منکر کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض:

منکر کا یہ کہنا ہے کہ نبی کا مقام ارفع واعلیٰ ہوتا ہے لہذا نبی کی شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی امتی کے پیچھے نماز پڑھے۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ (منکر کا یہ اعتراض غلط ہے) کیوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ افضل واعلیٰ کون ہوسکتا ہے؟ (جب کہ آپ سید الانبیاء والمرسلین ہیں) اس

کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے اور ایک بار (افضل البشر بعد الانبیاء) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور فرمایا:

کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ کسی امتی کے پیچھے نماز نہ پڑھ لے۔ اور یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، لہذا یہ منکر اس طرح کی بات کیسے کر سکتا ہے۔ مجھے اس شخص کے انکار پر تعجب نہیں جو علم سے نا آشنا ہو (کیوں کہ وہ تو معذور ہے) ہاں اس شخص پر ضرور تعجب ہے جس نے اس موضوع پر کتاب لکھنے اور اسے صحیفے کی شکل دینے کی بے جا جرأت کی کہ یہ اس کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے باقی رہے۔

(علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں):

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مہدی رضی اللہ عنہ اسی امت سے ہوں گے اور وہ وہی ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی امامت کریں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام بیت المال کی پونجی میں کس طرح فیصلہ فرمائیں گے؟

کیا عیسیٰ علیہ السلام دور حاضر کے اعتبار سے بیت المال کے امور اسی پر برقرار رکھیں گے یا نہیں؟

(علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں):

یہ کلام انتہائی تعجب خیز ہے، کیوں کہ دور حاضر میں بیت المال کے اموال غیر شرعی طور پر جاری ہیں اور کوئی نبی غیر شرعی امور کو باقی نہیں رکھ سکتا (اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام اسے برقرار نہیں رکھیں گے۔)

ہمارے آئمہ کرام میراث کے متعلق فرماتے ہیں:

بیت المال میں وراثت نہیں ہوتی۔ ہاں ایک صورت یہ ہے کہ بیت المال کا انتظام ایسا ہو جیسا دور صحابہ میں تھا۔

امام ابنِ سراقہ رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے ائمہ میں سے ہیں اپنے دور (۴۰۰ ھ) کے متعلق فرماتے ہیں:

کئی سالوں سے بیت المال کا نظام صحیح نہیں ہے۔ جب چوتھی صدی ہجری کا یہ حال ہے تو اب تو نویں صدی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک تو اور بھی زیادہ بدنظمی ہو جائے گی۔

میں نے آداب ملوک کے سلسلے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے جو شخص اس میں مذکور احادیث و آثار کا مطالعہ کرے گا اس پر روشن ہو جائے گا کہ دور حاضر میں بیت المال کے اکثر امور غیر شرعی طور پر جاری ہیں۔

احادیث میں وارد ہے کہ مہدی رضی اللہ عنہ، عیسیٰ علیہ السلام سے قبل تشریف لائیں گے (آنے کے بعد) ظلم سے بھری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو آپ مہدی رضی اللہ عنہ کے نافذ کردہ امور کو برقرار رکھیں گے۔ مہدی رضی اللہ عنہ کا عدل یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کے درمیان وہ اموال تقسیم فرمائیں گے جن پر ترک امرا قابض ہوں گے اور اسے کھا رہے ہوں گے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں کو عجمیوں سے بھر دے گا، وہ تمہارے مال کھائیں گے۔ [رواہ احمد، ح: ۲۰۳۸۴، ص: ۱۴۷۵، مکتبہ بیت الافکار الدولیۃ/والبزاز والطبرانی وابو نعیم والحاکم]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مہدی (رضی اللہ عنہ) مسلمانوں کے درمیان ان کے اموال غنیمت تقسیم کریں گے، سنت نبوی کے مطابق عمل کریں گے اور وہ سات سال تک روئے زمین پر ٹھہرے رہیں گے۔ [رواہ ابن حبان]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں مہدی (رضی اللہ عنہ) کی بشارت دیتا ہوں، ان کی بعثت اس وقت ہوگی جب لوگوں میں اختلاف اور زلزلوں کی کثرت ہوگی۔ وہ ظلم و زیادتی سے بھری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، زمین و آسمان پر بسنے والے سبھی ان سے راضی ہوں گے، مسلمانوں کے درمیان صحاحًا مال تقسیم کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! صحاحاً کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں میں مساوات کے ساتھ مال تقسیم کرنا۔ وہ امتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دلوں کو غنا سے بھر دیں گے، ان کا عدل سب کے لیے عام ہوگا، یہاں تک کہ وہ ایک منادی کو حکم دیں گے، وہ اعلان کرے گا کہ کس کو مال کی ضرورت ہے تو (یہ سن کر) ایک ہی شخص کھڑا ہوگا۔ اور یہ سلسلہ سات سال تک جاری رہے گا۔[اخرج احمد فی مسندہ، ص:۸۰۱، ح:۱۱۳۴۶، مکتبہ بیت الافکار الدولیۃ]

رہا سائل کا یہ کہنا کہ کون کون سے اوقاف درست ہیں تو اس کا جواب یہ ہے:

کہ نیکی کی جگہ، مسلمانوں، علما وفقہا وحفاظ کی اصلاح، اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اقارب، فقرا، مریض، لنگڑے لولے لوگ، مدارس، مساجد، حرمین، بیت المقدس، غلافِ کعبہ، یونہی ایسے دوسرے مصارف پر جو وقف ہوگا وہ وقف صحیح ودرست ہے اور موافق شریعت اسی کو عیسیٰ علیہ السلام برقرار رکھیں گے۔

اور بادشاہوں کی عورتوں، امرا اور ان کی اولاد پر ان کی منشا کے مطابق وقف کرنا وقف باطل ہے اور خلاف شریعت بھی لہذا اسے ختم کردیں گے۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد دکن

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن-
ایک مختصر تعارف

رجب المرجب 1431 ہجری/ جون 2010ء میں مدینۃ الاولیاء حیدرآباد دکن میں **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کا قیام عمل میں آیا۔ بانی ادارہ، بشارت علی صدیقی اشرفی کی تحریک، محنت وکاوش کے زیر اہتمام ادارہ علمی وتحقیقی کام کررہاہے، بے شمار نوادرات اہل سنت پر کام ہورہا ہے، نیز اکابرین آئمہ دین کے کئی ایک علمی کتب کا عربی سے اردو میں پہلی بار ترجمہ کروایا گیا ہے۔

ادارے کے 7/ اہم شعبے ہیں:

1-شعبہ تراجم کتب (عربی سے اردو)
2-شعبہ تصنیف وتالیف (جدید عنوانات پر)
3-شعبہ نوادرات اہل سنت (کتب اسلاف ہند)
4-شعبہ کتب مخدوم کوکن فقیہ علی مہائمی۔
5-شعبہ کتب مخدوم دکن بندہ نواز گیسودراز۔
6-شعبہ معارف صوفیا واولیا۔
7-شعبہ کتب محدث اعظم ہند وشیخ الاسلام کچھوچھوی۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے زیر اهتمام هونے والے علمی کام

1- شعبہ تراجم کتب (عربی سے اردو)

کُتب امام ابن ابی دنیا (م:281ھ)

1-"اخلاص وحسن نیت" (كتاب الإخلاص والنية)؛ مترجم: مولانا حسان رضا مصباحی
2-"رضاوقضا" (الرضا عن الله بقضائه)؛ مترجم: مولانا روشن رضا مصباحی۔
3-"بردباری کی فضیلت" (كتاب الحلم)؛ مترجم: مولانا ظہیرالدین مصباحی۔

4-"اللہ پر بھروسہ کریں" (التوکل علی اللہ عزوجل)؛ مترجم: مولانا اظہر علی علیمی۔

5-"عقل اور اس کی فضیلت" (کتاب العقل وفضلہ)؛ مترجم: مولانا شمس تبریز اشرفی علیمی۔

6-"تقویٰ اور اہل تقویٰ" (کتاب الورع) مترجم: مولانا محمد حفیظ الرحمٰن مصباحی۔

7-"یقین اور اہل یقین" (کتاب الیقین) مترجم: محمد نجم الدین مصباحی۔

8-"مقبول دعا والے" (کتاب مجابی ألدعوۃ) مولانا محمد روشن رضا مصباحی۔

9-"شیطان کا مکر وفریب اور اس کا علاج" (مکائد الشیطان)؛ مترجم: مولانا محمد کہف الوری رضوی مصباحی۔

10-"تدبر معاویہ" (حلم معاویہ)؛ مترجم: مولانا عظیم الرحمن مصباحی سنبھلی۔

کُتب امام سلمی شافعی (م:412ھ)

1-"اربعین تصوف" (کتاب الاربعین فی التصوف)؛ مترجم: علامہ عبدالمالک مصباحی

2-"نفس کی برائیاں" (عیوب النفس)؛ مترجم: مولانا سراج احمد قادری مصباحی۔

3-"آداب زندگی" (آداب الصحبہ وحسن العشرۃ)؛ مترجم: مولانا رئیس اختر مصباحی

کُتب امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری (م:465ھ)

1-"توبہ کا بیان" (مُخْتَصَرٌ فِي التَّوْبَة)؛ مترجم: مولانا آصف مصباحی۔

2- کتاب منثور الخطاب فی مشهور الابواب؛ مترجم: مولانا آصف مصباحی۔

3-"اسرار معراج" (کتاب المعراج)؛ مترجم: مولانا محمد ذیشان یوسف مصباحی۔

4-"نحوی قواعد اور قلبی احوال" (نحو القلوب)؛ مترجم: محمد عبداللہ قادری مصباحی۔

کتب امام عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی حنبلی (م:597ھ)

1-"مناقب معروف کرخی" (مناقب معروف الکرخی و اخبارہ)؛
ترجمہ، تقدیم وتحشیہ: مولانا شبیر حسین ازہری-

2-"امام حسن بصری - فضائل و مناقب" (آداب الحسن البصری

وزهد و مواعظه)؛ترجمہ، تقدیم وتحشیہ: مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی۔

کتب امام نجم الدین کبری (شہادت: 618ھ)

1-''آداب سلوک و معرفت''(کتاب آداب السلوک الی حضرۃ مالک الملک و ملک الملوک)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

2-''راہ مولی کے سرگرداں مسافر''(رسالۃ السائر الحائر الواجد الی الساتر الواحد الماجد)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

3-''لومۃ لائم سے ترساں پیاسے تک''(رسالۃ الی الھائم الخائف من لومۃ اللائم)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

کُتب امام ابن رجب حنبلی (م: 795ھ)

1-''اہل شریعت وطریقت کی پہچان''(کشف الکربۃ فی وصف اھل الغربۃ)؛مترجم: مولانا مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی۔

2-''توحیداور کلمۂ اخلاص''(تحقیق کلمۃ الاخلاص)؛مترجم: مولانا حفیظ الرحمن مصباحی

3-''حرص جاہ ومال''(ذم المال والجاہ)؛مترجم: مولانا آصف مصباحی۔

کُتب امام جلال الدین سیوطی شافعی (م: 911ھ)

1-''معجزہ رد شمس تحقیق کے آئینے میں''(کشف اللبس فی حدیث رد الشمس)؛مترجم: مفتی رضاالحق اشرفی مصباحی۔

2-''افضلیت صدیق اکبر''(الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق)؛مترجم: مولانا عارف منظری مداری ازہری۔

3-''فضائل سیدہ فاطمہ''(الثغور الباسمہ فی فضائل الفاطمہ)؛مترجم: مولانا محمد شمشاد عالم مصباحی۔

4-''ہمارانام مسلمان کیوں؟''(اتمام النعمۃ فی اختصاص الاسلام بھذہ الامۃ)؛ مترجم: مولانا احمد رضا مصباحی۔

5-''مقامات اولیاء اللہ''(الخبر الدال علی وجود القطب و الاوتاد والنجباء

والابدال)؛مترجم:مولاناعارف منظری مداری ازہری-

6-''صلوٰۃ وُسطیٰ کی تحقیق''(الید البسطی فی تعین الصلاۃ الوسطی)؛مترجم:مولانا غوث رضابرکاتی مصباحی-

7-''فضائل ذکروذاکرین''(اعمال الفکر فی فضل الذکر، نتیجۃ الفکر فی الجھر بالذکر، الدر المنظم فی الاسم الاعظم)؛مترجم:مفتی رضاالحق اشرفی مصباحی-

8-''رزق میں برکت کے نبوی وظائف''(حصول الرفق باصول الرزق)؛مترجم:فضیلۃ الاستاذمفتی اعجازاحمدقادری-

9-''دعائیں کیسے قبول ہوں؟''(سھام الاصابۃ فی دعوات المستجابۃ)؛مترجم: فضیلۃ الاستاذمفتی اعجازاحمدقادری-

10-''عمر بڑہانے کے نبوی وظائف''(افادۃ الخبر بنصہ فی زیادۃ العمر و نقصہ)؛ مترجم:مولاناغوث رضابرکاتی مصباحی-

11-''مبارک بادی دینے کے اصول وطریقے''(وصول الامانی با صول التھانی)؛ مترجم:مولاناغوث رضابرکاتی مصباحی-

12-''سنت کی اہمیت''(مفتاح الجنۃ غی الاعتصام بالسنۃ)؛مترجم:مولانامفتی عبد الخبیراشرفی مصباحی۔

13-''معراج نبویﷺ''(الآیۃ الکبری فی شرح قصۃ الاسرا)؛مترجم:مولانا اسرارالحق مصباحی۔

کتب امام علاءالدین علی المتقی ھندی (م:974ھ)

1-''علامات امام مھدی''(البرھان فی علامات مھدی آخر الزمان)؛مترجم: مولانا محمداظہارالنبی حسینی مصباحی-

2-''تصوف میں قدم رکھنے والوں کے لیے شرائط اور ان کی اہمیت'' (التحذیر عن الوقوع فی المھلکۃ والبلیۃ لمن شرع فی علم الحقائق بلا اھلیۃ)؛ مترجم:مولانامیزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

3-''دنیا اور اہل دنیا کی پہچان''(الغاية القصيا فى معرفة الدنيا)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

4-''نعمات الہی کا ذکر جمیل''(تذكار النعم والعطايا فى الصبر والشكر على الفقر والبلايا)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

5-''مراتب انسان کے عرفان کا عمدہ معیار''(نعم المعيار والمقياس لمعرفة مراتب الناس)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی امجدی۔

کتب امام ملا علی قاری حنفی (م:1014ھ)

1-''اربعین احادیث قدسی''(الأحاديث القدسية الأربعينية)؛مترجم: مولانا افضل حسین اشرفی مصباحی۔

2-''حیات خضر علیہ السلام''(الحَذَرُ فى امر الخَضِر)؛مترجم: مولانا محمد گلریز رضا مصباحی۔

3-''خوفِ خاتمہ''(المقدمة السالمة فى خوف الخاتمة)؛مترجم: مولانا رئیس اختر مصباحی۔

4-''غیبت کی خرابیاں''(تطهير العيبة من دنس الغيبة)؛مترجم: مولانا محمد شمشاد عالم مصباحی۔

کتب امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی (م:1350ھ)

1-''شان رب العالمین بزبان رحمۃ للعالمین''(اربعون حديثا نبويا فى الثناء على الله تعالى)؛مترجم: مولانا تحسین رضا قادری مرکزی۔

2-''اربعین برکات قرآن''(اربعون حديثا فى فضل القرآن الكريم و تلاوته)؛مترجم: مولانا محمد اشرف رضا ہاشمی اشرفی نجمی۔

3-''اربعین صوفیہ''(الاربعون الصوفيه)؛مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی۔

[40-ائمہ تصوف سے مروی 40-احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہترین مجموعہ حضرات ائمہ صوفیہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے منقول فوائد کے ساتھ]

4-''اکرام مسلم''(اربعون حديثا فى تعظيم المسلم و الزجر عن سبه)؛

مترجم: مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی۔

5-"شان الٰہی بکلام الٰہی" (اربعون حدیثا قدسیا فی الثناء علی اللہ تعالیٰ)؛

مترجم: مولانا محمد محبوب میاں مصباحی۔

6-"اربعین نبھانی در ذکر ربانی" (اربعون حدیثا فی ذکر اللہ تعالیٰ)؛

مترجم: مولانا سید محمد طہور قادری مصباحی۔

کُتب دیگر ائمہ

1- "ایمان کی شاخیں" (شعب الایمان)۔امام ابن کثیر؛ مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی۔

2- "بدفعلی کا وبال" (ذم اللواط)۔امام آجری؛ مترجم: مولانا سراج احمد قادری مصباحی۔

3-- "فتنوں کے زمانے میں مسلمان" (المسلمون فی زمان الفتن کما اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی؛ مترجم: مولانا محمد سلطان احمد مصباحی۔

4- "میلادِ نور" (المَوَارِدُ الهَنِيَّة فِي مَولِدِ خَيْرِ البَرِيَّة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-امام نور الدین علی بن احمد سمہودی؛ مترجم: مولانا مفتی ابو محمد اعجاز احمد قادری-

5- "امام مھدی ۔ زمانۂ ظہور اور علامات" (القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر)-امام حافظ ابن حجر مکی شافعی؛ مترجم: مولانا محمد سراج الدین قادری مصباحی۔

6- "راہِ معرفت" (منھاج العارفین)- حجۃ الاسلام امام محمد غزالی؛ مترجم: مولانا محمد ذیشان یوسف مصباحی۔

7- "روایتِ صحابہ از تابعین" (نزھۃ السامعین فی روایۃ الصحابۃ عن التابعین)-حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی؛ مترجم: مولانا محمد عالمگیر مصباحی۔

8- "سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (اَلْغُرَرُ وَالدُّرَرُ فِيْ سِيْرَةِ خَيْرِ الْبَشَرِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)- امام عزالدین محمد ابن جماعۃ؛ مترجم: فضیلۃ الاستاذ مفتی اعجاز احمد قادری-

9- "دینی محبت" (المتحابین فی اللہ)- امام ابن قدامہ مقدسی ؛ مترجم: مولانا محمد رجب مصباحی-

10- "بخشش کے بہانے" (اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَة لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَة)-

حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی؛ مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی ۔

11-"گستاخان صحابہ کا انجام" (کتاب- النهی عن سب الأصحاب وما فيه من الإثم والعقاب کا پہلا رواں اور سلیس اردو ترجمہ)؛ مصنف: صاحب الاحادیث المختارۃ - امام ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد الضیاء حنبلی مقدسي [568-643ھ]؛ ترجمہ: محمد رئیس اختر مصباحی بارہ بنکوی [استاذ- جامعہ اشرفیہ، مبارک پور]

12-"گناہ کی اَقسام اوراُن کے اَحکام" (شَرحُ الرِّسَالَةِ فِي بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ مِنَ الذُّنُوبِ)- امام شیخ محقق ابراھیم بن نجیم مصری حنفی؛ مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی ۔

13-"مقامات غوثیت وقطبیت" (اجابة الغوث ببيان حال النقباء والنجباء والاوتاد والابدال والغوث)- امام سید ابن عابدین حنفی شامی؛

14-"مصیبت میں صبر وشکر کے فوائد" (الفتن والبلايا والمحن والرزايا او فوائد البلوى والمحن)؛ مصنف: سلطان العلماء امام عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام شافعی دمشقی [م: 577-660ھ]؛ ترجمہ: محمد سراج الدین قادری مصباحی ۔

15-"آئینۂ رافضیت" (الرد على الرافضة کا پہلا رواں اور سلیس اردو ترجمہ)؛ مصنف: صاحب القاموس المحیط - امام مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی [729-817ھ]؛ ترجمہ: محمد ذیشان مصباحی امروہوی [استاذ- جامعہ اشرفیہ، مبارک پور]۔

2-شعبہ تصنیف وتالیف (جدید عنوانات پر)

1-"اے ابن آدم!" [ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل 52 احادیث وآثار کا مجموعہ جس میں مومنین کو یاابن آدم! کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے]؛ مرتب: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی -

2-"فضائل استغفار" [70 احادیث وآثار کا مجموعہ جس میں استغفار کے فضائل وثمرات کی تفصیل دی گئی ہیں]؛ مرتب: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی -

3-"قرآن کے اقتصادی اعجاز کا جائزہ"- تالیف: ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی (پرنسپل دارالعلوم علیمیہ نسواں، جمداشاہی، بستی، یوپی انڈیا)

4-"حیات مخدوم العالم" [مخدوم العالم، قطب بنگال، گنج نبات، مرشد مخدوم اشرف سمنانی، حضرت

شیخ علاء الحق والدین پنڈوی بنگالی علیہ الرحمہ پر بزبان اردو پہلی تفصیلی تحقیقی سوانحی کتاب]۔
تصنیف: علامہ مولانا مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی۔

5- **''ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی (۷۶۱-۸۴۹ھ)''** [غوث العالم سید مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی کے نامور خلیفہ پر اولین تحقیقی سوانحی کتاب]؛ مؤلف: علامہ مولانا ساجد علی مصباحی (استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی)

6- **''آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان- احوال وآثار''** [مصنف ہدایۃ النحو، خلیفۂ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا، بانی سلسلہ سراجیہ، مرشد مخدوم العالم شیخ علاء الحق پنڈوی، آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر اولین تحقیقی کتاب]-تصنیف: علامہ مولانا مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی۔

7- **''قندیل معرفت''** [مرید چراغ دہلی، خلیفہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، مربی شیخ مخدوم سارنگ و شیخ مخدوم مینا لکھنوی۔ قطب ومخدوم لکھنو۔ حاجی الحرمین مخدوم شیخ قوام الدین عباسی چشتی لکھنوی کی حیات، خدمات اور ملفوظات پر اولین تحقیقی و تاریخی کتاب۔] مؤلف: مولانا سید نور محمد لکھنوی مصباحی علیمی۔

8- **''احوال وآثار- شیخ جلال الدین تبریزی (متوفی: 642ھ/ 1244ء)''** [خطۂ بنگال کے اولین داعی اسلام و امام طریقت، خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی، مصاحب غوث زماں بہاء الدین زکریا ملتانی و قطب الدین بختیار کاکی -امام الصوفیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ جلال الدین تبریزی سہروردی علیہ الرحمہ پر ایک تفصیلی، تاریخی و تحقیقی سوانحی کتاب]؛ تالیف: مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی۔

9- **تحریک استشراق؛ ماضی، حال، مستقبل:** مؤلف: علامہ مولانا کمال احمد علیمی نظامی۔

10- **رسائل وحدۃ الوجود** [مسئلۂ وحدۃ الوجود پر بلند پایہ تحقیقی رسائل کا مجموعہ؛ الروض المجود فی تحقیق الوجود- امام علامہ فضل حق چشتی خیر آبادی/ انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود- شیخ الاسلام علامہ مولانا شاہ انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی/ القول المسعود المحمود فی مسئلۃ الوحدۃ الوجود- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی/ وحدت الوجود- محدث اعظم ہند علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی / وحدۃ الوجود کیا ہے؟ غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی/ مع اشاریہ کتب، رسائل و

مقالات بر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی ووحدۃ الوجود]؛ مرتب: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی۔

12-**خانوادۂ اشرفیہ ورضویہ-تعلقات وروابط**؛ تصنیف: علامہ مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی-

13-**ارشادات مخدوم العالم شیخ علاء الحق پنڈوی** [مرشد غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی، مرید وخلیفہ مصنف ہدایت النحو آئینہ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان، والد گرامی و مرشد سامی شیخ احمد نور قطب عالم پنڈوی، مخدوم العالم شیخ عمر علاء الحق پنڈوی کے اقوال وارشادات کا مجموعہ]؛ جمع وترتیب مع تشریح وتوضیح: علامہ مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی-

14-**حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی بدایونی اور کچھوچھہ مقدسہ** [سرتاج علمائے اہل سنت، اشرف المفسرین، عمدۃ المحدثین، مصنف کتب کثیرہ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی بدایونی کے تین سالہ قیام کچھوچھہ مقدسہ کے واقعات، اپنے مرشدان طریقت سے اکتساب فیض و تعلقات، اور یہاں کے مرکزی دار الافتاء سے جاری کیے گئے آپ کے غیر مطبوعہ فتاوی وتصدیقات پر مشتمل ایک تاریخی دستاویزی کتاب]؛ مرتب: مفتی محمد نذر الباری اشرفی جامعی۔

15-**سید سلیمان اشرف۔احوال وآثار** [حضرت پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری، (سابق استاذ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی) کے حیات، خدمات اور افکار پر پہلا مجموعہ مقالات]؛ مرتب: سید قمر الاسلام۔

3-شعبہ نوادرات اہل سنت (کتب اسلاف ہند)

1-**"عظمت اہل بیت اطہار"** (الکلام المقبول فی طھارۃ نسب الرسول)-حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی نعیمی بدایونی؛ تخریج وتحقیق: بشارت علی صدیقی اشرفی-

2-**"رحمت خدا بوسیلہ اولیا"**-حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی نعیمی بدایونی؛ تخریج وتحقیق: بشارت علی صدیقی اشرفی-

3-**"داڑھی کی شرعی حیثیت"** (نزھۃ المقال فی لحیۃ الرجال)- رئیس المتکلمین حضرت علامہ سید سلیمان اشرف چشتی اشرفی بہاری۔ تحقیق وتخریج: مولانا محمد طفیل احمد مصباحی۔

4-شعبہ کتب مخدوم کوکن فقیہ علی مہائمی

1-**"مراتب وجود"** [نظریۂ وحدۃ الوجود پر ایک علمی کتاب اراءۃ الدقائق فی شرح مرآۃ الحقائق کا

پہلا اردو ترجمہ]مصنف: قطب کوکن، امام ربانی فقیہ مخدوم علی بن احمد مہائمی شافعی (۷۷٦-۸۳۵)؛ ترجمہ و تحقیق: فاروق خاں مہائمی مصباحی۔

2-''شرح سید الاستغفار'' [حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کی ایک نایاب تصنیف عربی متن اور آسان اردو ترجمے کے ساتھ]؛ مصنف: قطبِ کوکن امام ربانی حضرت مخدوم فقیہ علی بن احمد مہائمی شافعی (۷۷٦-۸۳۵ھ)؛ ترجمہ و تحقیق: علامہ مولانا فاروق خاں مہائمی مصباحی۔

3-''ضمیر الانسان'' (لِاِزۡدِیَادِ اشۡتِیَاقِ الۡمُحِبِّیۡنَ اِلٰی ذِکۡرِ الرَّحۡمٰن کا سلیس اردو ترجمہ-حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کی حیات پر پہلی مستقل کتاب)؛ مصنف: حضرت مولانا سید ابراہیم بن سید محمد قادری حسینی مدنی کلیانی (۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء)؛ ترجمہ و تحقیق: فاروق خاں مہائمی مصباحی۔

4-''زینت المجلس'' [حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کی حیات پر 218 سال قدیم منظوم تذکرہ]؛ مصنف: قاضی محمد یوسف مرگھے شافعی [1189-1283ھ/ 1775-1866ء]؛ ترتیب جدید و تحقیق: فاروق خاں مہائمی مصباحی۔

5-شعبہ کتب مخدوم دکن بندہ نواز گیسو دراز

1-''شرح فقہ اکبر'' [علم عقائد و کلام میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کی مشہور کتاب الفقہ الاکبر کی پہلی ہندوستانی فارسی شرح، فارسی متن مع پہلا اردو ترجمہ] تصنیف لطیف: مخدوم دکن، بندہ نواز گیسو دراز حضرت سید محمد حسینی چشتی [721-825ھ/ 1321-1422ء]؛ ترجمہ، تخریج، تحقیق: علامہ مولانا کمال احمد نظامی علیمی۔

6-شعبہ معارف صوفیا و اولیا

درج ذیل صوفیا اور موضوعات پر علمی و عرفانی مقالات جمع ہو رہے ہیں:

1-معارف وحدۃ الوجود۔

2-معارف مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی۔

3-معارف مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔

4-معارف بندہ نواز گیسو دراز۔

5-معارف امیر کبیر سید علی ہمدانی۔

6-معارف اولیائے دکن۔
7-معارف سلطان اورنگزیب عالم گیر۔
8-معارف مشائخ اشرفیہ۔
9-معارف علمائے سلسلہ اشرفیہ۔
10-معارف محدث اعظم ہند۔
11-معارف حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی نعیمی۔

7-شعبہ کتب محدث اعظم ہند و شیخ الاسلام کچھوچھوی

1-خطبات شہادت [شہادت امام حسین پر 7 ایمان افروز خطبات کا مجموعہ]۔حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی قبلہ- جمع و ترتیب: مولانا ڈاکٹر فرحت علی صدیقی اشرفی حیدرآبادی-

2-"نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا حکم" (الإجازة بالدعاء بعد صلوٰة الجنازة [1335ھ / 1917ء])-محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی-

3-"شیخ العالم" [تذکرہ مرشد مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی - علاء الحق گنج نبات لاہوری پنڈوی]-محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی-

4-تین اہم مسائل [ایصال ثواب، قربانی، اور طوافِ قبور وغیرہ مسائل پر اعتراضات کا مدلل و مفصل جواب]-محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی-

5-فقہ حنفی میں وقت عصر (بَصَارَةُ الْعَيْنِ فِي أَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ بَعْدَ الْمِثْلَيْنِ مع رسالہ: (أَبْرِدُوا فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ / رَفْعُ الْغِشَا عَنْ وَقْتَيِ الْعَصْرِ وَ الْعِشَاءِ) -علامہ زین العابدین بن ابراھیم ابن نجیم مصری)-محدث اعظم ہند علامہ ابو الحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی؛ ترجمہ و ترتیب جدید: محمد صدیق بن حاجی حسن ازہری-

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن
حیدرآباد دکن